

غیر متدین اور تطہیر مساجد کے بارے میں

ایک اسم فہمی

حسرت علی نقی وصی احمد علی نقی مدظلہ

اَلَا مَعَارِفِ نَعْمَانِیْبِرَ لَہُوْنِ

نام کتاب — جامع الشواہد

فی اخراج الوابیین عن المساجد
(غیر مقلدین اور مسئلہ تطہیر مساجد)

تقریب — شیخ الحدیث حضرت علامہ شاہ
مسی احمد محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب جدید — حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد عجمی

تحریر — حضرت مولانا محمد احمد صبا ح

تأیید — حضرت مولانا محمد عبدالمبین نعمانی

سن اشاعت — یکم رمضان ۱۴۲۰ھ / ۱۰ دسمبر ۱۹۹۹ء

شرف اشاعت — ادارہ معارف نعمانیہ

شائقین علم ۱۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھج کر طلب فرمائیں

ملنے کا پتہ

ادارہ معارف نعمانیہ

متصل جامع مسجد حنفیہ غوثیہ ۳۳ شاد باغ، لاہور

نگاہ اولیں

باسمہ تعالیٰ والصلوة والسلام علی رسولہ الاعلیٰ

ذریعہ فتویٰ کے مصنف شیخ الحدیث حضرت علامہ شاہ مسی احمد محدث سورتی رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہ ۱۸۳۰ء میں دکن میں ضلع سورت (گجرات) میں پیدا ہوئے۔ شروع میں اپنے والد مولانا
محمد علی صاحب سے تحصیل علم کیا پھر علی گڑھ میں مولانا محمد لطف اللہ صاحب سے علوم و فنون کی
تحصیل کی اس کے بعد سہارن پور میں محشی بخاری مولانا علی احمد کے درس حدیث میں شریک ہو کر
ان سے سند و اجازت حاصل کی اور حضرت مولانا شاہ فضل رحمان گنج مراد آبادی قدس سرہ
سے بیت و اراوت کا تعلق قائم کیا۔ حضرت نے آپ کو سند حدیث کے ساتھ سند خلافت
سے بھی نوازا۔ پہلی بھیت میں آپ نے دیگر علوم و فنون کے ساتھ چالیس برس درس حدیث دیا پھر
۸ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۲ھ میں انتقال فرما کر مدرسۃ الحدیث کے قریب مدفون ہوئے۔
حضرت مولانا سید سلیمان اشرف چیمہ اسلامک اسٹڈیز مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، مولانا
مشائی احمد کانپوری، مولانا شاہ احمد مفتی اعظم اگرہ، مولانا مفتی عبدالقادر لاہوری، ملک العلماء مولانا
نور الدین، مولانا سید خادیم حسین بن پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری، مولانا سید
مصباح الحسن بھٹہ ندوی، مولانا عبد العزیز خاں محدث بخنوری، صدر الشریعہ مولانا محمد علی
(مصنف بہار شریعت) قطب مدینہ مولانا شاہ ضیاء الدین مدنی اور مولانا سید محمد محدث بخنوری
وغیرہ آپ کے نامور تلامذہ میں سے تھے۔

آپ کا یہ فتویٰ جو عصر سے نایاب ہے غیر مقلدیت کے فتنے سے بچنے کے لئے بے انتہا
مفید ہے۔ اس لئے والد گرامی فقیر ملت مفتی جلال الدین احمد صاحب قبلہ امجدی مدظلہ
کی ترتیب جدید کے بعد صرف اللہ و رسول کی رضا و خوشنودی کی خاطر مسلمانوں کو ان کے
شر سے بچانے کے لئے کتب خانہ امجدیہ اس کی اشاعت کا شرف حاصل کر رہا ہے۔ اور آخر
میں وجوب تقلید شخصی کے ثبوت میں مکہ مکرمہ کے مفتیان کرام کا ایک اہم فتویٰ بھی مندرج کر رہا ہے
خدا کے عر و بل ہماری اس دینی خدمت کو بھی قبول فرمائے۔ آمین

انوار احمد قادری امجدی
امجدی منزل، اوچھا گجرات

فہرست مضامین فتویٰ جامع الشواہد

صفحہ	مضمون	صفحہ
۵	معصوم ہیں یعنی ان سے خطا کا ہونا محال ہے۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطا وار ٹھہرتے ہیں۔	۱۲
۱۱	حدیث اصحابی کا ہجوم کو اہل بیت کی عصمت کے مقابل میں موضوع قرار دیتے ہیں۔	۱۲
۱۲	کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر حضرت فاطمہ زہرا کے ساتھ اور حضرت عمر حضرت علی کے ساتھ (معاذ اللہ) بعض دیکھ رکھتے تھے۔	۱۳
۱۳	ان کا عقیدہ ہے کہ چاروں ائمہوں کے مقلد حقیقی شافعی، مالکی، حنبلی، اور چاروں سلسلے قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ اور سہروردیہ کی پیروی کرنے والے سب لوگ کافر و مشرک ہیں۔	۱۳
۱۴	ان کے نزدیک سب مقلدین، افولین، یزید، رافضی، بلید اور شیطان و کافریں ان کے نزدیک فقہ جعل سازی، تمکاری ہے اور فقہاء و مقلدین مشرک و بدعتی اور دغا باز ہیں۔	۱۴
۱۵	کہتے ہیں کہ تمام عالم کا فساد اور ساری فراہوں کی بنیاد مقلدوں سے ہے۔	۱۵
۱۶	ان کے نزدیک کثرت ذافل، غار و غیظین	۱۶

تین سوالات اور جواب سوال اول غیر مقلدوں کے بعض عقیدے

ان کے نزدیک خدا کے پاک کا جھوٹ ہونا ممکن ہے۔
وہ انبیاء علیہم السلام سے دینی احکام میں بھول چوک کے قائل ہیں۔
محمود علی الصلوٰۃ والسلام کے خاتم الانبیاء ہونے سے انکار کرتے ہیں۔
کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ زہرا کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ ثابت نہیں ہوتا یعنی ان سے صرف ایک دو معجزے سے زیادہ صادر نہ ہوئے۔
کل امت کا اجماع جس کی سند میں معلوم نہ ہو حجت شرعی نہیں۔
کہتے ہیں کہ مجتہد کا قیاس شریعت میں قابل اعتبار نہیں۔
ان کا عقیدہ ہے کہ حضرت امام جہدی کے زمانہ میں رجعت ہوگی۔ یعنی جو ان کی میت میں مر گئے وہ قیامت سے پہلے زندہ ہو کر ان سے مستفید ہوں گے۔
کہتے ہیں کہ بارہ امام اور حضرت فاطمہ زہرا

صفحہ	مضمون	صفحہ
۱۳	اور کھانا وغیرہ کا صدقہ میت کے ایصال ثواب کیلئے طریقہ یہود کے موافق ہے۔	۱۳
۱۴	کہتے ہیں کہ اصطلاحی فقہ علوم دنیا سے ہے نہ کہ علوم آخرت سے۔	۱۴
۱۵	جو شخص قیامت پر ایمان رکھے، ماہاجہ، بینی کی تصدیق کرے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جاسے وہ غیر مقلدین کے نزدیک متقی ہے چاہے متصف بالחסنات اور محتر عن النسیات ہو یا نہ ہو۔	۱۵
۱۶	غیر مقلدین کے نزدیک ائمہ مجتہدین علیہ السلام یہود و نصاریٰ کے مثل ہیں۔	۱۶
۱۷	جو آیتیں یہود و نصاریٰ اور کفار و مشرکین کے حق میں نازل ہوئیں غیر مقلدین ان کا مصداق و مبین اور ائمہ مجتہدین کو ٹھہراتے ہیں۔	۱۷
۱۸	ان کا عقیدہ ہے کہ خدا عرش پر بیٹھا ہے عرش اس کا مکان ہے اور دونوں قدم اپنی کر سی پر رکھے ہیں۔	۱۸
۱۹	ان کے نزدیک خدا کے تعالیٰ کیلئے داہنا بائیں ہاتھ، قدم، پتیلی، انگلیاں، دو آنکھیں، منہ اور نڈی وغیرہ سب چیزیں بلا کیف ثابت ہیں۔	۱۹
۲۰	وہ ہمیں رکعت تراویح کو بدعت و شرابی قرار دیتے ہیں اور اس بارے میں حضرت	۲۰
۲۱	تحریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مرتبہ خالی اور بدعت ضلالت کا مختصر عقیدہ ہے۔	۲۱
۲۲	ان کا عقیدہ ہے کہ یا مسیح عبد اللہ قادری علیہ السلام شیطان اللہ کہنے والا کافر و مشرک ہے۔	۲۲
۲۳	ان کے نزدیک اذان میں اشہد ان محمد رسول اللہ سننے کے وقت انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر رکھنے والا بدعت ہے۔	۲۳
۲۴	وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت کا عالم برزخ میں احوال و اعمال امت پر واقف ہونا بدعتی ابطالان ہے اور اعتقاد اس پر موجب شرک صلی ہے۔	۲۴
۲۵	ان کا عقیدہ ہے کہ میت کیلئے اور رک و سماع ثابت نہیں۔	۲۵
۲۶	کہتے ہیں کہ انبیاء و اولیاء کی روحوں کا مخلوق پر کسی طرح کا فیض نہیں۔	۲۶
۲۷	ان کے نزدیک اہل قبور سے مدد طلب کرنا موجب شرک ہے۔	۲۷
۲۸	کہتے ہیں کہ کسی بی یا ولی کی قبر کی زیارت کو جانا جائز نہیں۔	۲۸
۲۹	ان کا عقیدہ ہے کہ ختم نبی آیت میت کا تجہ بوجہ کا مصداق عیدین کا معانقہ اور میلاد شریف کی مجلس وغیرہ سب بدعت و ضلالت ہیں۔	۲۹
۳۰	ان کے نزدیک کشف قبور و کشف رواح	۳۰

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۹	بعض خطاؤں پر اعتراض نہ کرتے۔ غیر مقلدوں کے نزدیک حضرت خلیفہ	۲۸	غیر مقلدین کے مذہب میں حلال کرنا حرام ہے۔
۳۰	حضرت علامہ جامی اور حضرت حافظ شیرازی کا فرہیں۔ معاذ اللہ	۲۹	ان کے یہاں مرد کو صرف سینے کا زیور حرام ہے۔ یعنی چاندی کی بالیاں اور
۳۱	غیر مقلدوں کے اعمال	۳۰	بازیب وغیرہ سارے زیورات مرد کے لئے حرام نہیں۔
۳۲	پانی چاہے کتنا ہی حقوڑا ہو نجاست بڑے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک کراس کا رنگ، بو اور مزہ نہ بدلے۔ ان نزدیک آدمی کا پاخانہ و پیشاب کئے کا پاخانہ و اچھٹ و نفاس کا خون اور سور کا گوشت۔ صرف یہ سات چیزیں ناپاک ہیں۔ یعنی سور کا پاخانہ و پیشاب، کتے کا پیشاب، رجمہ و بھیڑے وغیرہ جانوروں کے پاخانہ و پیشاب اور مٹی و شراب ان کے مذہب میں پاک ہیں۔	۳۱	وضو میں کچھ کچھ یا چھوئی کھانسی ہے۔ انکے مذہب میں نہانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ ان کے نزدیک تیمم توڑنے والی صرف وہی چیزیں ہیں جو وضو توڑنے والی ہیں۔ یعنی پانی کے استعمال پر قدرت ہونے سے ان کے یہاں تیمم نہیں ٹوٹتا۔ ان کے مذہب میں امام کی نماز میں خلل پونے سے مقتدی کی نماز میں خلل نہیں ہوگا۔ یعنی امام جہ وضو ہو تو مقتدی کی نماز نہ جائے گی۔
۳۳	ان کے نزدیک شرک نہیں۔ ان کے یہاں کمانے والے سندرست آدمی کو زکوٰۃ لینا حرام ہے۔ یعنی ایسے آدمی کے اہل و عیال چاہے بھوکے مر رہے ہوں زکوٰۃ نہیں لے سکتا۔ ان کے نزدیک عورت اگر بڑی عمر والے کو دودھ پلائے تو جائز ہے۔ اگرچہ وہ لاوی والا ہو۔ وغنوں میں پاؤں دھونے کے بجائے ان کے مذہب میں مسح فرض ہے۔	۳۲	پیشاب کے بعد ڈھیلا لینا پھرانی سے استنجا کرنا ان کے یہاں بدعت ہے۔ ہوی سے جھبڑی کرے اور ازناں نہ ہو تو ان کے مذہب میں اس کی نماز بغیر غسل ہو جائے گی۔ ان کے یہاں تیرہ رکعت سے زیادہ نفل میں پڑھنا اور تہائی رات سے زیادہ عبادت میں جاگنا بدعت مذمومہ ہے۔ ان کے مذہب میں سوتیلی خالہ سے بھانجے کا نکاح درست ہے۔ غیر مقلدوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر معاذ اللہ سورت کی چرچا کھا کا اتہام لگایا۔
۳۴	ان کے نزدیک شرک نہیں۔ ان کے یہاں کمانے والے سندرست آدمی کو زکوٰۃ لینا حرام ہے۔ یعنی ایسے آدمی کے اہل و عیال چاہے بھوکے مر رہے ہوں زکوٰۃ نہیں لے سکتا۔ ان کے نزدیک عورت اگر بڑی عمر والے کو دودھ پلائے تو جائز ہے۔ اگرچہ وہ لاوی والا ہو۔ وغنوں میں پاؤں دھونے کے بجائے ان کے مذہب میں مسح فرض ہے۔	۳۳	غیر مقلدوں سے میل جول رکھنا، ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور انھیں اپنی مسجروں میں آنے دینا شرعاً ممنوع ہے (حدیث شریف)۔ بد مذہبوں کے متعلق حضرت سہیل بن عبد تسری کا فرمان۔ حنفی، شافعی، مالکی اور قلعی میں فجات پانے والا اگر وہ جس ہے اور جو ان سے الگ براہ بد مذہب اور دور خمی ہے طوطا دی کا فرمان
۳۵	ان کے یہاں کتے اور سور کے گوشت کی نجاست میں اختلاف ہے۔ ان کے مذہب میں تجارت کے مال اور زیور پر زکوٰۃ نہیں اگرچہ وہ کروہار و پنے کے ہوں۔ ان کے نزدیک رجمہ کے پہلے دوسری اور تیسری طلاق نہیں پڑے گی۔	۳۴	غیر مقلدوں کے اعمال
۳۶	ان کے نزدیک شرک نہیں۔ ان کے یہاں کمانے والے سندرست آدمی کو زکوٰۃ لینا حرام ہے۔ یعنی ایسے آدمی کے اہل و عیال چاہے بھوکے مر رہے ہوں زکوٰۃ نہیں لے سکتا۔ ان کے نزدیک عورت اگر بڑی عمر والے کو دودھ پلائے تو جائز ہے۔ اگرچہ وہ لاوی والا ہو۔ وغنوں میں پاؤں دھونے کے بجائے ان کے مذہب میں مسح فرض ہے۔	۳۵	پیشاب کے بعد ڈھیلا لینا پھرانی سے استنجا کرنا ان کے یہاں بدعت ہے۔ ہوی سے جھبڑی کرے اور ازناں نہ ہو تو ان کے مذہب میں اس کی نماز بغیر غسل ہو جائے گی۔ ان کے یہاں تیرہ رکعت سے زیادہ نفل میں پڑھنا اور تہائی رات سے زیادہ عبادت میں جاگنا بدعت مذمومہ ہے۔ ان کے مذہب میں سوتیلی خالہ سے بھانجے کا نکاح درست ہے۔ غیر مقلدوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر معاذ اللہ سورت کی چرچا کھا کا اتہام لگایا۔
۳۷	ان کے یہاں کتے اور سور کے گوشت کی نجاست میں اختلاف ہے۔ ان کے مذہب میں تجارت کے مال اور زیور پر زکوٰۃ نہیں اگرچہ وہ کروہار و پنے کے ہوں۔ ان کے نزدیک رجمہ کے پہلے دوسری اور تیسری طلاق نہیں پڑے گی۔	۳۶	غیر مقلدوں کے اعمال
۳۸	ان کے یہاں کتے اور سور کے گوشت کی نجاست میں اختلاف ہے۔ ان کے مذہب میں تجارت کے مال اور زیور پر زکوٰۃ نہیں اگرچہ وہ کروہار و پنے کے ہوں۔ ان کے نزدیک رجمہ کے پہلے دوسری اور تیسری طلاق نہیں پڑے گی۔	۳۷	پیشاب کے بعد ڈھیلا لینا پھرانی سے استنجا کرنا ان کے یہاں بدعت ہے۔ ہوی سے جھبڑی کرے اور ازناں نہ ہو تو ان کے مذہب میں اس کی نماز بغیر غسل ہو جائے گی۔ ان کے یہاں تیرہ رکعت سے زیادہ نفل میں پڑھنا اور تہائی رات سے زیادہ عبادت میں جاگنا بدعت مذمومہ ہے۔ ان کے مذہب میں سوتیلی خالہ سے بھانجے کا نکاح درست ہے۔ غیر مقلدوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر معاذ اللہ سورت کی چرچا کھا کا اتہام لگایا۔
۳۹	ان کے یہاں کتے اور سور کے گوشت کی نجاست میں اختلاف ہے۔ ان کے مذہب میں تجارت کے مال اور زیور پر زکوٰۃ نہیں اگرچہ وہ کروہار و پنے کے ہوں۔ ان کے نزدیک رجمہ کے پہلے دوسری اور تیسری طلاق نہیں پڑے گی۔	۳۸	غیر مقلدوں کے اعمال

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۹	بعض خطاؤں پر اعتراض نہ کرتے۔ غیر مقلدوں کے نزدیک حضرت خلیفہ	۲۸	غیر مقلدین کے مذہب میں حلال کرنا حرام ہے۔
۳۰	حضرت علامہ جامی اور حضرت حافظ شیرازی کا فرہیں۔ معاذ اللہ	۲۹	ان کے یہاں مرد کو صرف سینے کا زیور حرام ہے۔ یعنی چاندی کی بالیاں اور
۳۱	غیر مقلدوں کے اعمال	۳۰	بازیب وغیرہ سارے زیورات مرد کے لئے حرام نہیں۔
۳۲	پانی چاہے کتنا ہی حقوڑا ہو نجاست بڑے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک کراس کا رنگ، بو اور مزہ نہ بدلے۔ ان نزدیک آدمی کا پاخانہ و پیشاب کئے کا پاخانہ و اچھٹ و نفاس کا خون اور سور کا گوشت۔ صرف یہ سات چیزیں ناپاک ہیں۔ یعنی سور کا پاخانہ و پیشاب، کتے کا پیشاب، رجمہ و بھیڑے وغیرہ جانوروں کے پاخانہ و پیشاب اور مٹی و شراب ان کے مذہب میں پاک ہیں۔	۳۱	وضو میں کچھ کچھ یا چھوئی کھانسی ہے۔ انکے مذہب میں نہانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ ان کے نزدیک تیمم توڑنے والی صرف وہی چیزیں ہیں جو وضو توڑنے والی ہیں۔ یعنی پانی کے استعمال پر قدرت ہونے سے ان کے یہاں تیمم نہیں ٹوٹتا۔ ان کے مذہب میں امام کی نماز میں خلل پونے سے مقتدی کی نماز میں خلل نہیں ہوگا۔ یعنی امام جہ وضو ہو تو مقتدی کی نماز نہ جائے گی۔
۳۳	ان کے نزدیک شرک نہیں۔ ان کے یہاں کمانے والے سندرست آدمی کو زکوٰۃ لینا حرام ہے۔ یعنی ایسے آدمی کے اہل و عیال چاہے بھوکے مر رہے ہوں زکوٰۃ نہیں لے سکتا۔ ان کے نزدیک عورت اگر بڑی عمر والے کو دودھ پلائے تو جائز ہے۔ اگرچہ وہ لاوی والا ہو۔ وغنوں میں پاؤں دھونے کے بجائے ان کے مذہب میں مسح فرض ہے۔	۳۲	پیشاب کے بعد ڈھیلا لینا پھرانی سے استنجا کرنا ان کے یہاں بدعت ہے۔ ہوی سے جھبڑی کرے اور ازناں نہ ہو تو ان کے مذہب میں اس کی نماز بغیر غسل ہو جائے گی۔ ان کے یہاں تیرہ رکعت سے زیادہ نفل میں پڑھنا اور تہائی رات سے زیادہ عبادت میں جاگنا بدعت مذمومہ ہے۔ ان کے مذہب میں سوتیلی خالہ سے بھانجے کا نکاح درست ہے۔ غیر مقلدوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر معاذ اللہ سورت کی چرچا کھا کا اتہام لگایا۔
۳۴	ان کے یہاں کتے اور سور کے گوشت کی نجاست میں اختلاف ہے۔ ان کے مذہب میں تجارت کے مال اور زیور پر زکوٰۃ نہیں اگرچہ وہ کروہار و پنے کے ہوں۔ ان کے نزدیک رجمہ کے پہلے دوسری اور تیسری طلاق نہیں پڑے گی۔	۳۳	غیر مقلدوں سے میل جول رکھنا، ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور انھیں اپنی مسجروں میں آنے دینا شرعاً ممنوع ہے (حدیث شریف)۔ بد مذہبوں کے متعلق حضرت سہیل بن عبد تسری کا فرمان۔ حنفی، شافعی، مالکی اور قلعی میں فجات پانے والا اگر وہ جس ہے اور جو ان سے الگ براہ بد مذہب اور دور خمی ہے طوطا دی کا فرمان
۳۵	ان کے یہاں کتے اور سور کے گوشت کی نجاست میں اختلاف ہے۔ ان کے مذہب میں تجارت کے مال اور زیور پر زکوٰۃ نہیں اگرچہ وہ کروہار و پنے کے ہوں۔ ان کے نزدیک رجمہ کے پہلے دوسری اور تیسری طلاق نہیں پڑے گی۔	۳۴	غیر مقلدوں کے اعمال
۳۶	ان کے یہاں کتے اور سور کے گوشت کی نجاست میں اختلاف ہے۔ ان کے مذہب میں تجارت کے مال اور زیور پر زکوٰۃ نہیں اگرچہ وہ کروہار و پنے کے ہوں۔ ان کے نزدیک رجمہ کے پہلے دوسری اور تیسری طلاق نہیں پڑے گی۔	۳۵	پیشاب کے بعد ڈھیلا لینا پھرانی سے استنجا کرنا ان کے یہاں بدعت ہے۔ ہوی سے جھبڑی کرے اور ازناں نہ ہو تو ان کے مذہب میں اس کی نماز بغیر غسل ہو جائے گی۔ ان کے یہاں تیرہ رکعت سے زیادہ نفل میں پڑھنا اور تہائی رات سے زیادہ عبادت میں جاگنا بدعت مذمومہ ہے۔ ان کے مذہب میں سوتیلی خالہ سے بھانجے کا نکاح درست ہے۔ غیر مقلدوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر معاذ اللہ سورت کی چرچا کھا کا اتہام لگایا۔
۳۷	ان کے یہاں کتے اور سور کے گوشت کی نجاست میں اختلاف ہے۔ ان کے مذہب میں تجارت کے مال اور زیور پر زکوٰۃ نہیں اگرچہ وہ کروہار و پنے کے ہوں۔ ان کے نزدیک رجمہ کے پہلے دوسری اور تیسری طلاق نہیں پڑے گی۔	۳۶	غیر مقلدوں کے اعمال
۳۸	ان کے یہاں کتے اور سور کے گوشت کی نجاست میں اختلاف ہے۔ ان کے مذہب میں تجارت کے مال اور زیور پر زکوٰۃ نہیں اگرچہ وہ کروہار و پنے کے ہوں۔ ان کے نزدیک رجمہ کے پہلے دوسری اور تیسری طلاق نہیں پڑے گی۔	۳۷	پیشاب کے بعد ڈھیلا لینا پھرانی سے استنجا کرنا ان کے یہاں بدعت ہے۔ ہوی سے جھبڑی کرے اور ازناں نہ ہو تو ان کے مذہب میں اس کی نماز بغیر غسل ہو جائے گی۔ ان کے یہاں تیرہ رکعت سے زیادہ نفل میں پڑھنا اور تہائی رات سے زیادہ عبادت میں جاگنا بدعت مذمومہ ہے۔ ان کے مذہب میں سوتیلی خالہ سے بھانجے کا نکاح درست ہے۔ غیر مقلدوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر معاذ اللہ سورت کی چرچا کھا کا اتہام لگایا۔
۳۹	ان کے یہاں کتے اور سور کے گوشت کی نجاست میں اختلاف ہے۔ ان کے مذہب میں تجارت کے مال اور زیور پر زکوٰۃ نہیں اگرچہ وہ کروہار و پنے کے ہوں۔ ان کے نزدیک رجمہ کے پہلے دوسری اور تیسری طلاق نہیں پڑے گی۔	۳۸	غیر مقلدوں کے اعمال

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۳	حضرت مولانا شاہ امانت اللہ فیضی غازی پوری کا ایک طویل خط۔	۴۳	جواب سوال سوم
۵۹	واقعہ آراء شاہ امانت اللہ فیضی غازی پوری کی فتویٰ پر تصدیق۔	۴۴	غیر مقلدوں کے پیچھے نماز درست نہیں۔
۶۵	بارہ مفتیان کرام و علماء عظام کی تصدیق۔	۴۵	غیر مقلدہ ضعیفوں کو بدعتی اور مشرک سمجھتے ہیں۔
۶۶	مہر اور دستخط کے ساتھ شہر اندور و چھاؤنی کے ۱۹ عالموں کی تصدیقیں۔	۴۶	علامہ شامی نے رد المحتار میں لکھا ہے کہ ہمارے زمانے کے وہابی عبد الوہاب ہندی کے پیروکار ہیں جن کے مثل ہیں۔
۶۸	از ص ۳۲	۴۷	ختم نبوتی و دستخط مہر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
۶۹	راپور کے ۳ مشہور علماء کرام و مفتیان عظام کی تصدیقات از ص ۳۳	۴۸	فتویٰ جامع الشواہد پر علماء کی تصدیقات
۷۰	وجوب تقلید شخصی کے ثبوت میں مکہ مکرمہ کے مفتیان کرام کا فتویٰ	۴۹	مہر اور دستخط کے ساتھ دہلی اور کانپور وغیرہ کے ۳۸ عالموں کی تصدیقیں۔ از ص ۳۴
		۵۰	تصدیقات علماء دیوبند و لدھیانہ۔
		۵۱	تصدیقات مولوی حبیب الرحمن لدھیانہ مولوی محمد یعقوب نالوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، محمود احسن دیوبندی، اور محمد محمود دیوبندی۔
		۵۲	خطاوی علی الدرد کی ایک نفیس عبارت۔
		۵۳	تفصیلی دلائل کے ساتھ سید محمد اکبر علی حسنی جیلانی، قادری، چشتی نقشبندی دہلوی کی تصدیق۔ از ص ۳۵
		۵۴	مفتی محمد عبدالسلام کشمیری، چشتی، نظامی فخری کی تصدیق۔
		۵۵	غیر مقلدین کی حیلہ جوئی اور دروغ گوئی سے متعلق

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ

(۱) علماء کے اہلسنت و جماعت اس مسئلے میں کیا فرماتے ہیں کہ یہ مکروہ و ہابیسین یعنی فرقہ غیر مقلدین بہیات کذائی داخل ہے اہلسنت و جماعت میں یا خارج ہے ان سے مثل و یکر فرق ضالہ کے۔
(۲) اور ہم مقلدوں کو ان کے ساتھ مخالفت اور مجالست کرنا اور ان کو اپنے مساجد میں باوجود خوف فتنہ و فساد کے آنے وینا درست ہے یا نہیں؟

(۳) اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے بتینو بالتفصیل توجہ فرما بالآخر الجزیل۔

جواب سوال اول وہابیہ غیر مقلدین کہ قطع نظر عقائد کے جن کی علامات ظاہری اس ملک میں بحیثیت مجموعی نہ باعتبار افرادی ائمہ اربعہ میں سے کسی کی تقلید نہ کرنا اور فرقہ کو مخالف حدیث کے کہنا اور مقلدین کا نام مشرک اور بدعتی رکھنا اور اپنے تئیں مؤید اور محمدی ظاہر کرنا اور تقلید سے چڑھنا اور نفس انقطاع مجلس میلاد خیر العباد اور فاتحہ خوانی و عرس اولیاء اللہ کو مشرک و بدعت کہنا اور بغیر کسی امام کی تقلید کے نماز میں آمین پکار کے کہنا اور وقت رکوع اور قومہ کے رفع یدین کرنا اور نماز میں ناف سے اوپر بلکہ سینے پر ہاتھ باندھنا اور امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا اور جو ایسا نہ کرے اس کو برا کہنا (مثلاً) مثل و یکر فرق ضالہ رافضی و خارجی و غیر ہما کے اہل سنت و جماعت سے خارج ہیں کیونکہ ان کے بہت سے عقائد اور مسائل مخالف

اہل سنت و جماعت کے ہیں چنانچہ بموجب تحریر انھیں کی کتابوں کے چند عقائد اور مسائل یقیناً نام کتاب و ہندسہ صفحہ کے بطور نمونہ بیان کئے جاتے ہیں تاکہ پھر کسی منکر کو ان کے ثبوت میں گنجائش انکار اور شبہ کی باقی نہ رہے۔

پہلے ان کے عقائد سنئے اول یہ کہ خدائے پاک کا جھوٹ بولنا محکم مطبوعہ مراد آباد تصنیف مولوی شہود الحق شاگرد مولوی نذیر حسین میں مندرج ہے۔

دوم انبیاء علیہم السلام سے احکام دینی میں بھول چوک کے قائل ہیں جیسا کہ مولوی حسین خاں صفحہ ۲۰ کتاب رد تقلید بہ کتاب المجید مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی میں اس مضمون کا اقرار کرتے ہیں اور طرہ یہ کہ اس کی صحت پر مولوی نذیر حسین و شریف حسین وغیرہما اکابر غیر مقلدین کی معزز بھی ثبت ہیں حال آنکہ انبیاء علیہم السلام تبلیغ احکام میں بالاتفاق معصوم ہیں۔

سوم یہ کہ آنحضرت کے خاتم النبیین ہونے سے انکار کرتے ہیں چنانچہ یہ مضمون صفحہ ۱۶ و ۱۷ نصر المؤمنین مصنفہ اخوند صدیق پشاوروی شاگرد رشید مولوی نذیر حسین سے ظاہر ہے کہ انھوں نے خاتم النبیین کے الف لام کو عہد خارجی کا لکھا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ بعض کے خاتم ہیں نہ سب کے حال آنکہ آپ کل انبیاء کے خاتم اور نبی آخر الزمان ہیں کہ بعد آپ کے کوئی نبی نہ ہوگا۔

چہارم کہتے ہیں کہ حدیث آحاد سے یعنی سوائے حدیث متواتر کے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ثابت نہیں ہوتا جس کا یہ مطلب ہو کہ آنحضرت سے سوائے ایک دو معجزوں کے زیادہ مساو نہ ہوئے کیونکہ سوائے قرآن کے اور معجزات حدیث متواتر سے ثابت نہیں ہوتے چنانچہ یہ مضمون کتاب دلیل محکم مطبوعہ دہلی تصنیف مولوی نذیر حسین سے ظاہر ہے۔

پنجم اجماع کل امت کا جس کی سند ہم کو معلوم نہ ہو حجت شرعی نہیں ہے جیسا کہ صفحہ ۳۱ کتاب معیار الحق مطبوعہ لاہور مصنفہ مولوی نذیر حسین میں صفحہ ۲۴ کتاب اعتصام السنۃ مطبوعہ کانپور تصنیف مولوی عبد اللہ محمدی معروف جہاؤ ساکن ممبئی موجود ہے۔ ششم مجتہد کا قیاس شریعت میں قابل اعتبار کے نہیں ہے چنانچہ اسی کتاب معیار الحق کے صفحہ ۹ میں اور اعتصام السنۃ کے صفحہ ۳۴ میں مرقوم ہے۔

ہفتم کتاب درآیات اللیب مطبوعہ لاہور مصنفہ ملا معین کے صفحہ ۲۱۹ میں لکھا ہے کہ حضرت امام مہدی کے زمانے میں رجعت ہوگی یعنی جو لوگ ان کی محبت میں بدون ملاقات کے مر گئے ہیں اور نہ پایا انھوں نے زمانہ امام کو تو بحکم خدا کے تعالیٰ قبروں سے قبل قیامت کے زندہ ہو کر ان سے مستفید ہوں گے چنانچہ اصل عبارت عربی اس کتاب کی یہ ہے من مات علی الحب الصادق لایمام العصر المہدی علیہ السلام ولم یتربک اوانہ اذن اللہ سبحانہ ان یحییہ فی فوز قوۃ عظیمی فی حضورہ وھذا رجعتہ فی عہدہ۔ حال آنکہ مسئلہ رجعت کا نزدیک اہل سنت و جماعت کے مردود ہے چنانچہ امام نووی شارح مسلم

لکھتے ہیں کہ رجعت باطل ہے اور معتقد اس کے رافضی ہیں پس معلوم ہوا کہ یہ طریقہ رفاض کا ہے نہ اہلسنت کا۔

ہشتم کہتے ہیں کہ بارہ امام اور حضرت فاطمہ زہرا معصوم ہیں یعنی ان سے خطا کا ہونا محال ہے اور حضرت ابو بکر صدیق اور جو صحابہ رضی اللہ عنہم کہ مخالف ہوئے حضرت علی کی بیعت خلافت میں اور حضرت فاطمہ کے ارث دینے میں وہ سب کے سب خطا دار ہیں اور نیز یہ کہتے ہیں کہ عصمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل ہے اور عصمت امام مہدی کی نقلی چنانچہ یہ مضمون اسی کتاب دراسات کے صفحہ ۲۱۳ میں مرقوم ہے حالانکہ یہ عقیدہ بھی خاص رافضیوں کا ہے کہ بارہ امام اور چودہ معصوم ان کے یہاں مقرر ہیں اور ہمارے یہاں تو سوائے پیغمبروں کے کوئی دوسرا معصوم نہیں جیسا کہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی تحفۃ اثنا عشریہ کے باب دہم میں لکھتے ہیں۔ مذہب اہلسنت نیست کہ کسی را غیر نبی معصوم دانند انتہی۔

نہم اسی کتاب دراسات میں حدیث اصحابی کا تلخیص بابیہم اقتدایتما اہتدیتم کو بمقابلہ عصمت اہل بیت کے موضوع قرار دیا ہے اور حدیث اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر سے جواز اقتدائے شیخین کا قائل ہوا ہے اور وجوب واستحباب کو بالکل اڑا دیا چنانچہ عبارت عربی اس کی یہ ہے الحدیث الاول موضوع والا لکان قولہ اہتدیتم فیہ خاصۃ مما یدل علی عدم خطائہم والثانی منہ جو ان الاقتداء بہما وھو لا یقتضی عدم خطائہما باوجودے کہ قاضی ثنائر اللہ صاحب پانی پتی نے اپنی کتاب سیف المسلمین

میں حدیث اصحابی کی نسبت لکھا ہے کہ منہ مشہور و قد رواہ البیہقی باسانید متنوعۃ یرتقی بہا الی درجۃ الحسن ووسری قدش اس موقع پر ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میں نہیں جانتا کہ زندگی میری کتنی ہے پس اقتدا کرو تم ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی چنانچہ اسی کتاب کے صفحہ ۳۴۵ میں فاضل مدرسی مولانا استادنا محمد عبدالعلی صاحب آسی نے اس حدیث کی پوری تخریج اسناد لکھ دی اور توثیق روایت کر دی۔

دہم حضرت ابو بکر صدیق حضرت فاطمہ زہرا کے ساتھ اور حضرت عمر حضرت علی کے ساتھ معاذ اللہ عداوت اور کینہ رکھتے تھے چنانچہ صفحہ ۶۹ کتاب اعتصام السنہ مذکور میں مسطور ہے۔

یازدہم چاروں اماموں کے مقلد اور چاروں طریقوں کے متبع یعنی حنفی شافعی مالکی حنبلی اور چشتیہ قادریہ و نقشبندیہ و مجددیہ وغیرہ سب لوگ مشرک و کافر ہیں چنانچہ اسی کتاب اعتصام السنہ کے صفحہ ۷۸ میں لکھا ہے اور مولوی محمد حسین نے رسالہ اشعار الحق جواب رسالہ تنویر الحق میں سب مقلدوں کو انخوان بیزید اور رافضی پلید و شیطا و کافر لکھا ہے اور اسی طرح مولوی محی الدین نو مسلم کتب فروش لاہوری نے بھی کتاب طفر المسین مطبوعہ لاہور مورخہ ۱۲۹۷ رمضان ۱۲۹۷ ہجری کے صفحہ ۱۸۹ و ۲۳۰ و ۲۳۲ میں تقلید کو شرک اور حرام اور مقلدین حنفیہ کو مشرک اور کافر لکھا ہے اور چاروں اماموں کے مصلوں کو ضلالت اور بدعت قرار دیا ہے جس کا جی چاہے دیکھے نعوذ باللہ منہا اسی طرح نواب صدیق حسن خاں نے فقہ کو جعل سازی و کمکاری اور فقہاء و مقلدین

کو مشرک و بدعتی و دعا باز لکھا ہے چنانچہ صفحہ ۳۵ و ۳۶ ترجمان و ہامیہ مطبوعہ مفید عام آگرہ میں یہ عبارت موجود ہے کہ سرچشمہ سارے جھوٹے حیلوں اور ٹکروں کا اور کان تمام فریبوں اور دعا بازیوں کی علم فقہ و رائے ہے اور مہا جال ان سب خرابیوں کا فقہاء اور مقلدین کی بول چال ہے اور ساری خرابی ڈالی ہوئی ان ملاؤں کی ہے جو دام تقلید میں گرفتار ہیں اور نشہ شرک و بدعت میں سرشار اور تمام عالم کا فساد اور ساری خرابیوں کی بنیاد اگر وہ مقلدین سے ہے اور اسی کتاب کے صفحہ ۹۲ میں لکھا ہے کہ کثرت نوافل نماز و وظائف اور صدقات طعام وغیرہ واسطے ثواب رسانی اموات کے موافق طریقہ ہنود کے ہے انتہی اور نیز ثواب صاحب نے نصب الذریعہ الی تعدیہ علوم الشریعہ مطبوعہ مفید عام آگرہ ص ۱۳۸ کے صفحہ ۸۸ میں لکھا ہے کہ علم شرعی عبارت ہے تفسیر و حدیث و فقہ سنت و فرائض سے رہی فقہ مصطلح سویہ علوم دنیا سے ہے نہ علوم آخرت سے انتہی بلفظہ استغفر اللہ ثم استغفر اللہ فقہ اور فقہاء سے اس شخص کو کس قدر تعصب ہے کہ فقہ مصطلح کو ذکر عبارت ہے حرام و حلال کے مسائل کو کتاب و سنت و اجماع و قیاس سے استنباط کرنا اور کتب فقہ سے بلحاظ مالہ و مال علیہ کے فتویٰ دینا علوم دنیاوی سے شمار کیا۔

تنبیہ مقام عبرت ہے اور اتنی بڑی جرات ہے کہ جب انھوں نے علمائے مقلدین اور اولیائے کاملین کو بے دھڑک مشرک اور کافر لکھ دیا تو اب ان کے کفر و الحاد میں کیا شک باقی رہ گیا افسوس صد افسوس ان نا عاقبت اندیشوں اور بے خبروں کو اتنی بھی خبر نہیں کہ ہماری اس یہودہ تقریر اور ناشائستہ تحریر سے خود ہمارے امام المحمد

اور مقتدائے عالمین حضرت امام بخاری علیہ رحمۃ الباری بھی معاذ اللہ کافر و مشرک ہوتے جاتے ہیں بدین وجہ کہ وہ بھی مقلد ہیں امام شافعی رحمۃ اللہ کے اور داخل ہیں زمرہ مقلدین شافعیہ میں جیسا کہ زبدۃ المحققین عمدۃ المفسرین عارف باللہ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے اپنی کتاب الانصاف فی بیان سبب الاختلاف میں لکھا ہے ومن هذا القبیل محمد بن اسمعیل البخاری فامہ معدودہ فی طبقات الشافعیۃ ومن ذکرہ فی طبقات الشافعیۃ الشیخ تاج الدین السبکی وقال انہ تفقہہ بالحمدی والحمدی تفقہہ بالشافعی واستدل شیخنا العلامة علی ادخال البخاری فی الشافعیۃ بذکرہ فی طبقاتہم وکلام التودی الذی ذکرناہ شاہد لہ انتہی یعنی جس طرح ابو جعفر بن جریر طبری شافعی المذہب ہیں اسی طرح امام محمد بن اسمعیل بخاری بھی مقلدین شافعیہ میں شمار کئے گئے ہیں اور جس شخص نے ان کو طبقات شافعیہ میں ذکر کیا ہے وہ امام تاج الدین سبکی ہیں اور انھوں نے فرمایا کہ امام بخاری نے علم فقہ سیکھا ہے امام حمیدی سے اور حمیدی نے امام شافعی سے اور دلیل لائے ہیں ہمارے شیخ علامہ امام بخاری کے داخل ہونے پر شافعیہ میں ساتھ مذکور ہونے ان کے طبقات شافعیہ میں اور کلام امام نووی کا جو ذکر کیا ہم نے اس کو گواہی دے رہا ہے اس بات کی کہ امام بخاری شافعی المذہب ہیں انتہی پس جب ایسے بڑے امام المحققین نے بدون تقلید کے دین میں چارہ نہ دیکھا تا چارہ مذہب شافعی اختیار کیا تو اب ان لامذہبوں کو بتقلید امام بخاری علیہ الرحمۃ کے ضرور چاہئے کہ کسی مذہب کو اختیار کریں اور اپنی لامذہبی پر ہزاروں بار

فہرست اور پیکار کریں۔

دواؤں میں جو شخص ایمان بالغد والیوم الآخر تصدیق بجا جا رہا ہے
النبی رکھے اور حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانے اس شخص کو غیر مقلدین
مسلمان متقی اور مصداق اس آیت کا جانتے ہیں اُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا
وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ چنانچہ یہ مضمون رسالہ ثبوت الحق تحقیق تصنیف
مولوی نذیر حسین مطبوعہ چشمہ فیض دہلی محلہ پیل بہادیو کے صفحہ اول
میں مندرج ہے حال آنکہ صرف موصوف بالایمان ہونے اور تصدیق
بجا جا رہا ہے النبی کرنے سے مسلمان متقی کذا فی نہیں ہو سکتا ورنہ باوجود
مترکب ہونے محرمات قطعہ کے اور تارک ہونے واجبات حتمیہ کے
متقی اور مصداق ہونا اس آیت کا لازم آتا ہے اور یہ بالاتفاق تمام
علمائے اہلسنت کے نزدیک باطل ہے بلکہ متقی کذا فی ہونے میں اتنا
بالحسنات اور احتراز عن السيئات بھی ضرور ہے اور مصداق آیہ مذکورہ کے
وہی لوگ ہیں جو باوجود موصوف بالایمان ہونے کے موصوف بالفصل
العملیہ بھی ہوں جیسے بذل اموال و ایتای زکوۃ و اقامت صلوٰۃ و ادائے
صوم و حج و ایفای عہود و موافقین و صبر و استقلال بوقت مصیبت و
لال غرضیکہ جملہ ضروریات دین اور مستحبات اسلام پر بھی عمل ہو۔

سیرت میں اسی کتاب ثبوت الحق تحقیق کے صفحہ ۳۴ و ۳۵ میں مولوی
نذیر حسین نے تقلید کو بدعت مذمومہ اور مخالف طریق اسلام قرار دیا
ہے اور ائمہ مجتہدین کو مثل اجبار و رہبان یعنی علمائے یہود و ترسا
کے بنایا ہے اور حضرات مقلدین کو مصداق ان آیات کا ٹھہرایا ہے
اتَّخَذُوا آخْبَارَهُمْ وَرَبَّاهُمْ أَرْبَابًا بَدَلًا لِلَّهِ إِذَا قِيلَ لَهُمْ

اتَّخَذُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قُلُوبًا بَل لَّعَنَّا عَلَيْهِمُ آبَاءَنَا مَا كَانُوا يَعْلَمُونَ
آیتیں یہود و نصاریٰ و کفار مشرکین کی شان میں وارد ہیں افسوس
کہ مصداق اس کے مؤمنین و مجتہدین اسلام ٹھہرائے جائیں اس سے
بڑھ کر تعصب اور گمراہی کیا ہوگی۔

از برون طعنہ زنی بر ما نیرید
وزدرونت ننگ می دادد نیرید

خیال کرنا چاہئے کہ تفسیر آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل
نے جو تحریم ماحل اللہ اور تحلیل ماحرم اللہ میں اپنے اجبار و رہبان کا
اتباع کیا تو کافر و مشرک ہو گئے ہم پوچھتے ہیں کہ وہ تحلیل اور تحریم محرمات
و مباحات یقینیہ ضروریہ کی تھی یا ایسے محرمات و مباحات کی کہ جن کی حرمت
و اباحت میں اختلاف اور ضروریات اجتہاد کی ہے پس در صورت اول
مولوی صاحب کو ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم کی نسبت بھی تحلیل و تحریم محرمات
و مباحات یقینیہ ضروریہ کی ثابت کرنا چاہئے حتیٰ کہ ان کے مقلدین بسبب
اتباع کرنے کے ایسی تحلیل و تحریم میں مشرک و کافر قرار دیئے جائیں اور
بدون اثبات اس امر کے مقلدین ائمہ کو مشرک قرار دینا قیاس ناروا اور
اجتہاد بیجا ہے اور در صورت ثانی معاذ اللہ صحابہ کرام کا مشرک و کافر ہونا
لازم آتا ہے کیونکہ انھوں نے لفظ انت طلاق ثلاثا سے طلاقات ثلاثہ واقع
ہونے میں حضرت عمر کا اتباع کیا ہے یا کافر ہونا خود بدولت اور ان کے
اکابر کا مثل قاضی شوکانی و ابن القیم وغیرہم کے لازم آتا ہے اس واسطے
کہ انھوں نے لفظ مذکور سے طلاقات ثلاثہ نہ واقع ہونے میں ابن تیمیہ
و داؤد ظاہری و ابن حزم کی تقلید کی ہے پس شق اول تو یہی البطلان

ہے کہ صاحب سے تحریکِ ماحلِ ادب سرگتہ نہیں ہو سکتی اور شوقِ ثانی بزرگ مولوی صاحب کے متعین ہو گئی اب اس کا کیا جواب ہے کیوں ایسی بات کیجئے کہ اٹا الزام اس کا اپنے اوپر لیجئے۔

چہار دہم رسالہ الاحوال علی مسالۃ ال استواء تصنیف نواب صدیق حسن
خال امیر بھوپال مطبوعہ گلشن اودھ لکھنؤ میں لکھا ہے کہ خدا عرش پر بیٹھا
ہے اور عرش اس کا مکان ہے اور دونوں قدم اپنے کرسی پر رکھے ہیں
اور کرسی اس کے قدم رکھنے کی جگہ ہے اور ذات خدا کی جہت فوق اور
طرف علویں ہے اور اس کو فوقیت جہت کی ہے نہ فوقیت رتبے کی اور
وہ عرش پر رہتا ہے اور اترتا ہے ہر شب کو طرف آسمان دنیا کے اور اس
کے لئے داہنا بایاں ہاتھ اور قدم اور پیٹھیلی اور انگلیاں اور دو آنکھیں اور
منہ اور پیٹلی وغیرہ سب چیزیں بلا کیف ثابت ہیں اور جو آیتیں اس
بارے میں ہیں سب محکومات ہیں آیات متشابہات نہیں اور ان آیات
واحادیث میں تاویل نہ کرنا چاہئے سب آیتیں اور حدیثیں اپنے ظاہر
معنی پر محمول ہوں گی اور اسی ظاہر معنی پر کمال اور اعتقاد رکھنا چاہئے
انتہی۔

حال آنکہ یہ مذہب فقرہ مجسمہ و شبہ و جملہ خالہ کا ہے اور حق
ہے اہل توحید و اہل باب تنزیہ سنت جماعت کے چنانچہ اس رسالے کے
رد میں رسالہ استیلا علی الاخوان مطبع مصطفائی لاہور میں چھپ چکا ہے
اور دوسرا رسالہ بھی اس کے جواب میں موسوم بہ تصور الایمان فی تنزیہ الرحمن
مطبع رحیمی لودھیانہ میں مطبوع ہوا ہے ان دونوں رسالوں میں مذہب
اہل حق کو خوب تفصیل سے لکھا ہے اور ادب صاحب کے عقائد کا رد

بخوبی کیا ہے کہ وہ حق تعالیٰ کے صفات و ارادۃ فی الشرع پر ہرگز ایمان نہیں لاتے ہیں بلکہ ظواہر معنی متشابہات پر اپنی رائے اور تاویل اور تفسیر کے موافق ایمان لاتے ہیں اور اس سے مصداق زائغین اور مُقْسِئِیْن فی الدین کے بن گئے ہیں جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِيْ فُلُوْهِمْ رَیْبٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ مَّا قَسَّیَا مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِیْلٍ وَّمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلُہٗ اِلَّا اللّٰہُ یعنی جن لوگوں کے دلوں میں کجی اور گمراہی ہے سو وہ پیروی کرنے میں ظواہر معنی آیات متشابہہ کی بغرض فتنہ انگیزی اور واسطے چاہنے اس کی حقیقت کے حال آنکہ حقیقت اس کی اللہ ہی جانتا ہے۔

پس اس بارے میں مذہب اہل سنت جماعت کا یہی ہے کہ آیات و احادیث صفات باری تعالیٰ باعتبار الفاظ اور کلمات کے محکم ہیں یعنی صاف اور واضح الدلالة ہیں اور باعتبار معانی و مرعانی کے متشابه ہیں یعنی ان کے کئی کئی معنی ہیں اور اجمالاً اس کے ظاہر الفاظ پر ایمان لانا کافی اور بلا ضرورت اس کی تفسیر اور تاویل نہ کریں اور حق تعالیٰ کو ان صفقتوں کے حقائق سے پاک اور منزہ جانیں اور اس کے مرادی معنوں کو علم الہی کے سپرد کر دیں اور اس کی کیفیت سے ساکت اور خاموش رہیں اور اس کے کسی معنی کو معین نہ کریں مثلاً یہ نہ کہیں کہ استواء بمعنی استقرار یا جلوس کے ہے یا بید بمعنی قدرت یا جارح کے ہے یا وجہ بمعنی ذات یا منہ کے ہے بلکہ اتنا کہنا کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے اور صاحب ید اور صاحب وجہ ہے کیونکہ ظاہر معنی متشابہات کے لینے سے اللہ تعالیٰ کے واسطے جسم اور صورت اور جہت تحتانی و فوقانی اور مکان و زمان و جوار و دیگر لوازم جسمیت من صفات الحوادث و امکانات ثابت ہوتے ہیں

حال آنکہ اللہ تعالیٰ قدیم ہے اور ان چیزوں سے منزہ اور پاک ہے اور اس کا نہ منہ ہے اور نہ ہاتھ ہے اور نہ وہ چڑھتا ہے اور نہ اترتا ہے اگرچہ بے کیف ہے **فَاَفْهَمْ وَخُذْ هَذَا مِنْ عَقَائِدِ الْمُفْهَمَاءِ وَالْمُحَدِّثِينَ وَلَا تَكُنْ مِنَ الظَّوَاهِرِيَّةِ وَالْغَيْرِ الْمُلْهَدِينَ**۔

پانزدہم بیس رکعت تراویح کو بدعت اور ضلالت جانتے ہیں اور اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صریح خاطمی اور مخترع بدعت ضلالہ کا ٹھہراتے ہیں چنانچہ نواب صدیق حسن خاں امیر بھوپال نے کتاب الانتقاد الرجیح مطبوعہ مطبع علوی لکھنؤ کے صفحہ ۶۲ و ۶۳ میں حضرت عمر کو نہایت بے باکی سے صاف خاطمی اور بدعت ضلالہ کا مخترع لکھا ہے چنانچہ عبارت اس کی یہ ہے **وَقَالَ قَوْلُهُ نَعْمَ الْبِدْعَةُ هَذِهِ فَلَيْسَ فِي الْبِدْعَةِ مَا يَمْدَحُ بَلْ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَلَيْسَ الْمُرَادُ بِسُوءِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ إِلَّا طَرِيقَتُهُمَا الْمَوَاقِفَةُ بِطَرِيقَتِهِ مِنْ جِهَادِ الْأَعْدَاءِ وَتَقْوِيَةِ شُعَائِرِ الدِّينِ وَنَحْوِهَا وَمَعْلُومٌ مِنْ قَوَاعِدِ الشَّرِيعَةِ أَنَّهُ لَيْسَ لَخَلِيفَةِ الرَّاشِدِ أَنْ يَشْرَعَ طَرِيقَةً غَيْرَ مَا كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ثُمَّ إِنَّ عَمْرَ نَفْسَهُ الْخَلِيفَةُ الرَّاشِدُ سَمِعَ مَا رَأَى مِنْ تَجْمِيعِ صَلَاتِهِمْ لَبَلٍ مَصْنُوعٍ بِدْعَةٍ وَلَمْ يَقُلْ إِنَّهَا سُنَّةٌ** اس تقریر سے صاف ظاہر ہے کہ نواب بھوپال نے جماعت تراویح کو مخالف حکم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سمجھ کر اس پر اطلاق سنت کا ناجائز خیال کیا ہے حال آنکہ قول و فعل صحابہ کرام بھی سنت ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا **عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ** من بعدی اور سوائے اس کے اس بیس رکعت تراویح کو بدعت عمری

کہنا را فضیوں کا قول ہے کہ مذکرہ السیوطی فی جوامعہ اور آٹھ رکعت تراویح کو سنت کے بہانے سے راحت نفس کی سمجھ کر پڑھنا اور بیس رکعت کو بدعت عمری کہہ کے مشقت کے سبب سے چھوڑ دینا تو صریح اس میں تقلید خواہش نفسانی ہے نہ اتباع سنت رسول رحمانی بلکہ آنحضرت کی سنت فعلی کو بنظر تخفیف محنت کے لینا ہے اور سنت قولی کو تو بباعث مشقت کے چھوڑ دینا ہے۔

سبحان اللہ دعویٰ یہ کہ ہم پوری سنت پر عمل کرتے ہیں اور عمل یہ کہ آدھی سنت پر چلتے ہیں اور وہ آدھی بھی پوری نہیں اس واسطے کہ آنحضرت نے شمار تراویح ایک مرتبہ تہائی شب تک پڑھی اور دوسری مرتبہ نصف شب تک پڑھی اور تیسری مرتبہ یہاں تک پڑھی کہ صبح کا وقت قریب ہو گیا تھا جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے پس غیر مقلدین اس طرح طول قیام کے ساتھ کہاں پڑھتے ہیں تاکہ پوری پوری سنت قولی کی تعمیل ہو اور اس پر طرہ یہ کہ جو تمام امت محمدیہ شرق سے غرب تک بیس رکعت تراویح کی پڑھتے ہیں اور سنت قولی و فعلی دونوں پر عمل کرتے ہیں یعنی بیس رکعت تو موافق سنت قولی کے ادا کرتے ہیں اور آٹھ رکعتیں سنت فعلی کی تو بیس کے اندر آگئیں بدعتی اور تارک سنت نبوی ہو جائیں اور خود جو نیم سنت پر چلتے ہیں عامل بالسنة کہلاتے ہیں۔

یہ بھی عجیب دھوکے کی بات ہے جو پیروے سنت کہلاتے ہیں وہ راہ سنت پر نہیں آتے ہیں اور جو سنت کو بجالاتے ہیں وہ بدعتی کا خطا پاتے ہیں کیا اندھیر ہے اور کیسا آلٹ پھیر ہے کہ غیر مقلد نے صرف آٹھ رکعت پڑھ کے فراغت پائی تخفیف عبادت کی راحت اٹھائی اور مقلد

نے ہر چند کہ بیس رکعت ادا کرنے میں بار مشقت اٹھایا لیکن ہر دوست
کے میدان تکمیل پیروی سے قدم نہ ہٹایا ہے
سودا قمار عشق میں شیریں سے کوہکن
بازی اگر چہ پانہ سکا سر نہ کھوسکا

کس منہ سے پھر تو آپ کو کہتا ہے عشق باند

اسے روسیہا تجھ سے تو یہ بھی نہ ہوسکا

۱۶ شازدہم کتاب منہجی المؤمنین مطبوعہ مطبع محمدی لاہور تصنیف
قاضی محمد حسین ساکن اجڑا ضلع مانوان کے صفحہ ۱۰۴ تا ۱۰۹ میں لکھا ہے کہ
یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیخا اللہ کہنے والا کافر اور مشرک ہے کہ اس نے یہ
تینوں شرک کئے ۱۔ اشراک فی العلم اور ۲۔ اشراک فی التصرف اور ۳۔
اشراک فی العبادۃ اور اسی طرح سے یا رسول اللہ کہنے والا بھی کافر اور
مشرک ہے حال آنکہ یہ کہنا بالکل تعصب اور نفسانیت سے بھرا ہے
اور خود معترض علم معرفت سے بے بہرہ ہے۔

ہفتم اسی کتاب کے صفحہ ۱۱۹ میں لکھا ہے جو کوئی اذان میں
وقت سننے استہذ ان فحمد ارسول اللہ کے انگوٹھوں کو جوڑ کے
آنکھوں پر رکھے وہ بدعتی ہے اور جس قدر اس بارے میں حدیثیں ہیں
وہ سب موصوع اور بناوی ہیں اور عمل کرنا ان پر موجب ضلالت ہے
حال آنکہ یہ کہنا بھی بالکل حماقت اور جہالت ہے۔

ہجتم اسی کتاب کے صفحہ ۱۲۶ سے تا ۱۲۸ میں مرقوم ہے کہ
آنحضرت کا عالم برزخ میں احوال اور اعمال امت پر واقع ہونا بدعتی
البطالان ہے اور اعتقاد اس پر موجب شرک جلی اور مستلزم اثبات

علم غیب ہے کہ یہ خاصہ علام الغیوب کا ہے اور جو بواسطہ ملائکہ کے احوال
امت پر آپ مطلع کئے جاتے ہیں موریہ بھی غیر متیقن غیر مثبت ہے اور قابل
اعتبار کے نہیں ہے کہ سوائے ارباب سیر کے کسی نے معتبر بن اہل حدیث
سے اس کو نقل نہیں کیا بلکہ حدیثیں اس کے خلاف پر وارد ہیں۔
حال آنکہ احادیث سے یہ ثابت ہے کہ تشریف میں آنحضرت پر احوال و
اعمال امت پیش کئے جاتے ہیں جن لوگوں کے اعمال صلح ہوئے ہیں تو
آپ خوش ہوتے ہیں اور جن کے عمل بد ہوتے ہیں تو آپ ان کے حق
میں دعا و استغفار فرماتے ہیں۔

نور دوم اسی کتاب میں صفحہ ۱۳۱ سے تا ۱۳۳ لکھا ہے کہ میت کو اور ک
اور سماع ثابت نہیں ہے ارواح مفردہ کو تعلق اور حیات صرف بقدر
مابین قدم و متلاذ بہ حاصل ہے ورنہ حدیثیں کہ شرح الصدور میں درجہ
اثبات سماع موتی کے وارد ہیں وہ قابل تمسک نہیں کہ اکثر حدیثیں اس
میں رسائل جلال الدین سیوطی کی طبقہ رابعہ سے لکھی ہیں اور احادیث
طبقہ رابعہ اس قابل نہیں ہیں کہ کسی عقیدے یا عمل کے اثبات میں قابل
سند و تمسک ہوں۔ حال آنکہ عقیدہ اہل سنت اس میں
یہ ہے کہ اور اک اور سماع اموات کو حاصل ہے اور یہ بات قرآن و حدیث
سے ثابت ہے۔

ہشتم اسی کتاب کے صفحہ ۱۳۴ میں مرقوم ہے کہ ارواح انبیائے
کرام و اولیائے عظام سے خلق اللہ کسی طرح کا فیض نہیں ہے اور
افعال اختیار یہ وغیر اختیار یہ میں اس قدر ان سے شرعاً و عقلاً ناجائز
بلکہ بدعتی البطلان ہے ورنہ بعثت نبی کی مرتبہ بعد از خرمی بیکار اور بیفائدہ

ہو جاتی ہے اور ایک ہی وجود شریف حضرت آدم علیہ السلام کا قیامت تک کافی ہو جاتا اور وہ آثار افادہ واستفادہ وتعلیم وتعلم کے جو احقر سے بعد انتقال کے زمانہ صحابہ میں پائے گئے وہ سب بے اصل معلوم ہوتے ہیں ورنہ اگر قبر شریف سے تعلیم وافادہ ہوتا تو آپ کے تعین کفن و کیفیت دفن وغسل و دیگر مسائل عبادات ومعاملات میں فیما بین صحابہ اختلاف نہ پڑتا اور نوبت محاربات و منازعات و مشاجرات صحابہ کی نہ آتی اور اسی طرح اختلاف تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین و مفسرین و محدثین کا ہرگز نہ رہتا بلکہ کارخانہ قیاس واجتہاد واستنباطات مسائل و تتبع روایات احادیث وفقہ کا درہم برہم ہو جاتا انتہی۔۔۔ خدا بچا ایسی سوری عقیدت اور بدگمانی سے کہ صریح اس سے معجزات انبیاء اور کرامات اولیاء کا انکار پایا جاتا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ

بست ویکم اسی کتاب کے صفحہ ۱۳۵ میں مرقوم ہے کہ استدلال قبول سے بایں طور کرنا کہ یا حضرت واسطے حصول مطالب کے دعا فرمائیے یہ خلاف شرع بلکہ موجب شرک ہے کہ یا حضرت کہنا سماع کو چاہنا ہے اور ادراک و سماع اہل قبور سے بالکل منتفی ہے اور نیز واسطے دعای اہل قبور کے کوئی اثر مترتب نہیں ہے پس دعا کرنا ان سے لغو ہے انتہی۔۔۔ پس یہ عقیدہ بھی خلاف اہل سنت کے ہے۔

بست و دوم اور اسی صفحہ ۱۳۵ میں لکھا ہے کہ سفر کمرہ بقصد تحصیل برکت کے اکنہ ثلاثہ یعنی مسجد نبوی و مسجد حرام و مسجد بیت المقدس کی طرف حکم حدیث لاقتصد الرجال الا الی ثلثۃ مساجد الخ منصوص ہے اور بمنزات مقامات کے اور کسی قبر نبی یا ولی کی زیارت کو دور سے

جاننا پائز ہے کہ خود حدیث صحاح کی موجود ہے کہ فرمایا آنحضرت نے لا تتخذوا قبوری وثناً اور دعا مانگی آپ نے اللہم لا تجعل قبری وثناً یعنی اسے اللہ نہ بنا میری قبر کو بت کہ لوگ اس کی پرستش کریں اور یہاں سے معلوم ہوا کہ وثن صنم سے عام ہے کہ صورت وغیر صورت دونوں پر پڑا جاتا ہے اور بھی یہ بات دریافت ہوئی کہ قبر بھی بر تقدیر پرستش کے داخل اوثان ہے اور مصنف ابو بکر بن شیبہ میں مروی ہے کہ ایک شخص آنحضرت کی قبر شریف کے پاس کھڑا ہو کے کچھ عرض حال کر رہا تھا پس زین العابدین علی بن حسین نے اس کو منع کیا اور کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا بت لا تتخذوا قبوری وثناً پس یہاں سے یہ بات نکل آئی کہ جس طرح بت پرست بتوں کے آگے عرض حال کرتے ہیں اس طرح کسی قبر کے آگے نہ کیج جائے ورنہ وہ قبر حد اوثان میں داخل ہو جائے گی اور اجتناب اس سے واجب ہوگا

اسی واسطے خواجہ بہار الدین نقشبند نے فرمایا ہے

تو تائے گور مرداں را پرستی

بکر و کار مرداں کن و رستی

انتہت خلاصۃ ما فی منہی المؤمنین بل ہذا مہلکۃ من الاصل
لعوام المفلدین۔

اب ان غیر مقلدوں کا کیا کہنا کہ جس طرح محمد بن عبد الوہاب نجدی نے آنحضرت کے مزار شریف کو اسی کچ فہمی کے سبب صنم کبر قرار دے کر انہدام کا حکم لگا دیا تھا یہ بھی ویسا ہی کیا جاتے ہیں اور یہ خبر نہیں کہ خود حق تعالیٰ مانعین زیارت نبوی پر لعنت فرماتا ہے اس واسطے کہ جب یہ حدیث صحیح دربارہ و عید غیر مجوزین زیارت نبوی کے وارد ہو گئی من حج و لم

یوزر فہری فقد جفانی یعنی جس نے حج کیا اور نہ زیارت کی میری قبر کی
سوا اس نے بے شک مجھ پر ظلم کیا جب اللہ مطلق ظالموں کے حق میں ارشاد
فرماتا ہے کہ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ پس جو لوگ کہ آنحضرت پر ظلم کرنا
جائز نہ کہیں گے وہ تو اللہ کے نزدیک بہت بڑے پکے ملعون ہوں گے۔
بست و سوم ختم بخیر آیت و سوم بیت و مصافحہ جمعہ و مدافعہ عیدین
و مجلس میلاد خیر العباد و عمل اسقاط میت وغیرہ یہ سب امور بدعت اور ضلالت
ہیں چنانچہ یہ مضمون کتاب تحقیق الکلام فی مسئلۃ البیۃ والاہام تصنیف
ابو عبد اللہ قصوری عرف غلام علی مطبوعہ ریاض ہند پر بیس امرت سر مور
۱۲۹۸ھ کے صفحہ ۱۵ میں مرقوم ہے۔

بست و چہارم اسی کتاب کے صفحہ ۲۱ و ۲۰ میں لکھا ہے کہ تاثیر اور
واعمال سلب امراض و افاصلہ توبہ عاصی و تصرف خیال و آگاہی نسبت
اہل اللہ و اطلاع خطرات قصبیہ و کشف وقائع آئندہ و دیگر تصرفات اولیاء
اللہ و کشف قبور و کشف ارواح و تعویذات و طریقی دفع بلیات وغیرہ
من اعمال المشائخ الصوفیۃ سب شرک اور بدعت ہیں اور خلاف حدیث
و سنت — اور صفحہ ۲۸ میں بعد انکار و رد بیعت صوفیہ کے لکھا ہے
کہ بہت بڑا استدلال اس بیعت کے حرام ہونے پر یہ ہے کہ بیعت مروجہ
یعنی پیری مریدی سے دین اسلام میں اس قدر فتور اور فسادات پڑے
ہیں کہ جن کا شمار امکان سے باہر ہے شرک فی الالوہیت و شرک فی
الربوبیت و شرک فی الدعار جس قدر اقسام شرک کے ہیں سب اسی
سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور صفحہ ۲۸ میں لکھا ہے کہ سچ پوچھو تو یہی
بیعت مروجہ باعث ہوتی ہے کلمات کفریہ و اعتقادات حلوئیہ کی جس کو

فانی اللہ اور فانی الشیخ سے تاویل کرتے ہیں انتہی — مقام
حیرت اور جای عبرت ہے کہ اس شخص نے بتقلید نفس پلید بلکہ باتباع
خبثت یزید کے حضرات صوفیہ کرام کی شان میں کیسی کیسی صریح بے ادبیاں
کی ہیں کہ گویا گالیاں دی ہیں منتقم حقیقی اس کا بدلہ لے یا اس کو توفیق ہدایت
دے۔

بست و پنجم اسی کتاب کے صفحہ ۳۳ میں لکھا ہے کہ درود مستغاث
اور دلائل الخیرات و کبریت احمد و درود اکبر وغیرہ کتب درود سب بے اصل
اور محض اختراعی ہیں بلکہ یہ درود ہی نہیں انتہی — خدا ہی نے
ایسے خیالات و اہیمہ اور مقالات یہود و مسلمانوں سے کہ بالکل خباثت اور انحراف
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صاف عداوت معلوم ہوتی ہے۔

بست و ششم اسی کتاب کے صفحہ ۴۱ و ۴۰ میں فرط محبت عقلی کو
آنحضرت کے ساتھ شرک لکھا ہے اور آپ کے ساتھ زیادہ محبت رکھنے
والے کو مشرک کہا ہے نعوذ باللہ منہا اور اسی بنا پر صفحہ ۴۳ میں حضرت
میرزا نظام الدین گنجوی کو مشرک لکھا ہے کہ انھوں نے بہ سبب
فرط محبت کے سکندر نامہ میں یہ بیت نعتیہ لکھی ہے

چہ گویم کہ عیسیٰ ہو کب رواں

بہار و نیش خضر و موسیٰ دواں

اور لکھا ہے کہ اس فرط مدح میں دوسرے پیغمبروں کی تحقیق اور
توہین ہوتی جاتی ہے۔ حال آنکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو
ایسے سید المرسلین خاتم النبیین کی سوا ہی معراج کے ساتھ ساتھ جلوں
ہونا پیغمبروں کا موجب کمال تعظیم اہل موکب ہے اور نہایت عزت و

تکویم ہمارا جہان کا سبب ہے اور احادیث سے ثابت ہے شب معراج میں آپ بمقام بیت المقدس سب پیغمبروں کے پیشوا اور امام ہوئے اور سمجھوں نے آپ کے پیچھے اقتدا کی اور نماز پڑھی اسی طرح سے آسمانوں میں بھی پیغمبروں نے تعظیم تمام آپ کا استقبال کر کے ملاقات کی اور اپنی اپنی حد اختیار تک آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سواری کے ساتھ رہے اس میں تو کوئی توہین پیغمبروں کی نہیں سمجھتی ہاں البتہ بزرگی اور سرداری آپ کی سب پیغمبروں پر ظاہر ہوتی ہے اس میں کیا قباحت کہ خود حق تعالیٰ نے آپ کو سارے پیغمبروں کا سردار اور بادشاہ بنا کے بھیجا اور سب اہل اسلام کا بھی یہی اعتقاد ہے کہ آپ افضل الانبیاء اور سید المرسلین ہیں۔

پس ایک خارج کی معمولی مثال دے کر ہم قصوری صاحب پر چلتے ہیں کہ جب دولہا برات میں گھوڑے پر سوار ہو کے جاتا ہو اور اس کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے بزرگ مثل باب اور دادا اور نانا اور چچا اور استاد اور پیر وغیرہ کے پیادہ پا چلتے ہوں تو کیا اس دولہا کے یہ سب بزرگ خدمت نگار اور شیخ کہلاتیں گے اور کیا دولہا کے ہمراہ ہونے سے ان بزرگوں کی تحقیر اور توہین لازم آئے گی حاشا وکل ہرگز نہیں پس اس شعر کے سبب حضرت نبطی کو مشرک کہنا قصوری صاحب کی عقل کا تصور ہے اور دماغ میں ان کے بالکل فتور ہے۔

بست و بستم اسی کتاب کے صفحہ ۴۵ سے صفحہ ۴۹ تک لکھا ہے کہ اللہ کے خیال کو کہتے ہیں خواہ خدا کی طرف سے ہو خواہ شیطان

کی جانب سے خواہ وہ خیر ہو خواہ شر اور الہام ہر ایک کو ہوتا ہے مکھی سے لے کر انسان تک اور کافر سے لے کر مسلمان تک اس میں کسی کی خصوصیت نہیں ہے اس الہام کو اولیاء اللہ کا خاصہ سمجھنا خطا ہے بلکہ ہر ایک مومن اولیاء اللہ ہے اور الہام کسی کا خاصہ نہیں انتہی کلامہ۔۔۔ واہ اب کیا پوچھنا ہے کہ مکھی چھرا و مشرک و کافر کو بھی الہام ہونے لگا اور ہر مومن خواہ فاسق ہو یا فاجر مومرا الہام ہے۔ لا حول و لا قوة الا باللہ کے آدمی سے خدا بچائے اور کسی مسلمان کو ان کے دام و سوسہ شیطانی میں نہ پھنساتے۔

ظاہر ہے کہ و سوسہ امور شر میں شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور الہام امور خیر میں رحمن کی جانب سے ہوتا ہے جیسا کہ علمائے بیان کیا اللہام القاء معنی فی القلب بطریق الفیض من الخبر لخرج الوسوسة۔

بست و بستم اسی کتاب کے صفحہ ۴۴ و ۴۵ میں لکھا ہے کہ سب افعال اور اقوال آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تشریف اور محمود نہیں ہیں اور عصمت مطلقہ آپ کے واسطے ثابت نہیں ہے ورنہ صحابہ آپ کی بعض خطاؤں پر اعتراض نہ کرتے انتہی خلاصہ کلامہ۔۔۔ یہاں تو صاحب قصوری آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھی خوش عقیدہ نہیں ہے اور ان کو پیغمبر معصوم نہیں سمجھتا ہے اور آپ کے بعض قول و فعل کو ظاہر شرع اور ناجہود بتاتا ہے اور انھیں کی امت میں ہو کر انھیں پر اعتراض جاتا ہے اور نسبت اس کی صحابہ کی طرف لگاتا ہے۔ معاذ اللہ اگر کوئی بادشاہ دین ہوتا تو اس گستاخی اور بے ادبی کی ضرورت نہ ہوتی اور

دائرہ اسلام سے خارج کر کے بدلا اس کا قرار واقعی لیتا۔
 خیر اب ہم ملا تصوری کے اس تصور سراپا فسق و فجور کو منتقم حقیقی
 کے سپرد کرتے ہیں کہ وہ اپنے حبیب پر افترا اور اعتراض کرنے والوں کو خود
 سمجھنے کا جو چاہے گا اس کی سزا دے گا۔ — حال آنکہ عقیدہ اہل
 کائنات حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ ہے کہ جہد افعال و اقوال
 آپ کے محمود اور مشروع ہیں اور مطلق عصمت آپ کو حاصل ہے سب
 صحابہ آپ کے حکم کے تابع اور فرماں بردار تھے کسی نے آپ پر اعتراض
 نہیں کیا بلکہ بعض معاملات میں بطریق مشورہ اور بمقتضائے مصلحت و
 کے عرض حال کرتے تھے اور آپ کو ہر کام میں امام مطلق اور پیشوا سے
 برحق سمجھتے تھے اور کسی نے مخالفت اور عدول حکمی آپ کی نہیں کی کہ
 اس پر یہ آیت واضح الدلائل ناطق ہے وَمَا كَانُوا مِنْكُمْ وَلَا مُؤْمِنِينَ
 اِذَا قُضِيَ لِلَّهِ شَيْءٌ رَّسُولُهُ اَمْرًا اَنْ يَكُوْنَ لَهُمْ الْحَيٰوةُ مِنْ اَمْرِ هُمْ
 وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَّسُوْلَهُ فَقَدْ ضَلَّ صُلٰى لَا يَعْصِدُ اَيْعَنِ نَبِيٍّ لَا يَنْقُ
 ہے واسطے کسی مومن کے اور نہ مومنہ کے جب کہ مقرر کر دے اللہ اور
 رسول اس کا کوئی کام یہ کہ ہو واسطے ان کے اختیار اپنے کام سے اور
 جو کوئی نافرمانی کرے اللہ اور اس کے رسول کی سو وہ بالکل گمراہ ہو گیا
 بست و نہم اسی کتاب کے صفحہ ۵۵ میں تفصیل اور اقتباس قرآنی
 کو کفر اور منوع لکھا ہے اسی بنا پر شیخ سعدی و حضرت جامی و حافظ ایسے
 بزرگوں کو جن کی جلدت و منزلت و ثقاہت متفق علیہ زمانہ ہے کافر
 بنادیا اور ان پر تکفیر کا فتویٰ لگا دیا صرف اس تصور پر کہ سعدی نے
 گلستان میں ہے

زینہارا از قرین بد نہار

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اور جامی نے زینا میں ہے

شد از سبوحیان گرد دل صدادہ کہ سُبْحَانَ الَّذِي اَسْرٰى بِعَبْدِهِ

اور حافظ نے اپنے دیوان میں ہے

چشم حافظ زیر بام قصر آں حور اشرف شہوۃ حنائی تحریر تحفہ الانوار
 کو آیات سے تفہیم کر کے قرآن کو سیاق سے نکال کر اپنے جنس کلام سے
 کیوں کر دیا اس واسطے کہ یہ آیتیں جس محل اور مورد پر وارد ہوئی تھیں
 اس کے خلاف یہاں وارد کیا ہے اس لئے کہ قرین بد کو عذاب نار قرار دیا
 اور سُبْحَانَ الَّذِي اَلْحَقَ كُوْنُ تَعَالٰی نے اپنی تعریف میں فرمایا ہے نہ یہ کہ
 وقت معراج نبوی کے فرشتوں سے اس کے پڑھنے کو کہا ہے اور حافظ
 نے معشوق کے محل کو جنت اور اپنی آنکھوں کو نہر قرار دیا پس کتنی بڑی
 تحریف قرآن کی کی ہے۔

حال آنکہ پہلے شعر میں تفہیم آیت کی نہیں ہے کیونکہ آیت تو فقط
 وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ہے یا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ہے پس تصوری صاحب
 کا فہم قرآن میں سراسر قصور ہے اس واسطے کہ یہ پورا مصرعہ سعدی
 علیہ الرحمہ کی تصنیف دعا سے ٹھہرا اور آیت شریف نہ ہونا اس کا قصور
 صاحب کو بالکل یاد نہ رہا سچ تو یہ ہے کہ درد غلور حافظ نہ باشد ورنہ کبھی
 اس کو آیت قرار دے کر ایسے بزرگ کی تکفیر پر مستعد نہ ہو جاتے —
 — اور یہ سمجھنا کہ شعر جامی میں آیت سیاق سے نکل گئی صرف منشاء سے
 سو فہمی اور عقل کی کمی ہے کوئی عاقل اس کو نہیں کہے گا کہ یہ آیت اپنے

فی القرآن بذلک مکة اذ لاماء فیہا ولا نبات ولا انس فی اللفظ
المقتبس ان یقع تفسیر یسر لدورن کما فی شعر الحافظ المذکور قح
جنات بلا تموین فم تضرع لا اقتباس احد من المعتقد مبین
والمتأخرین مع شیوعه فی اعصارهم واستعمال الشعراء لہ فدیما
وحدیثا وقد نعرص کہ بعض فسل عنہ الشیخ عزالدین بن
عبد السلام فاحارہ واستدل بما ورد عنہ صلی اللہ علیہ وسلم
من قولہ فی الصلوة وغیرہا وخفت وجهی الم وقولہ اللہم
فالل الاصباح وحاعل الکلب سکماؤ الشمس والفرح حسبا اقض
عنی دینی واعنی من الفقر وهدا کلہ انما یدل علی حواسرہ
فی مقام المواعظ والثناء والدعاء فی شرح البدیعۃ لابن حنبل
الاقتباس ثلثة اقسام مقبول وهو ما کان فی الخطب والمواعظ و
العهود ومباح وهو ما کان فی الغزل والرسائل والقصص ومرتدود
وهو علی ضربین احدهما منسبہ اللہ تعالیٰ الی نفسه متبنی ینقلہ
الی نفسه نعوذ باللہ منہ والثانی تفہیم آیۃ فی معنی ہزل۔

اور پھر ان کے اعمال دیکھئے اول یہ کہ پانی اگرچہ نہایت ہی قلیل

جب تک کہ رنگ اور بو اور مزہ اس کا نہ بدلے اور پانی پاک ہے اور پاک
کمرنے والا چنانچہ یہ مضمون طریقہ محمدیہ ترجمہ در بہرہ مصنفہ قاضی شوکانے
مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۷۶ میں نواب صدیق حسن خاں امیر
بھوپال نے لکھ دیا ہے اور یہ وہ کتاب ہے کہ جس پر خود مولوی نذیر حسین
نے اپنی مہر لگا کر لکھا ہے کہ اس پر موحدین بے دھڑک عمل کریں اور

دیباچے میں خود نواب مترجم لکھتے ہیں کہ متبع سنت اس پر آنکھ بند کر کے
عمل کرے اور اپنی اولاد اور بی بیوں کو پڑھاتے۔ اور یہی مضمون
کتاب فتح المغیث بقلم الحدیث مطبوعہ مطبع صدیقی لاہور کے صفحہ ۵ میں
بھی مندرج ہے یہ وہی کتاب طریقہ محمدیہ ہے کہ جس کا نام بدل کے خواجہ
بھوپال نے دوبارہ اور سہ بارہ بھوپال اور لاہور میں تھپوادیار غرض
اس کا یہ ہوا کہ کسی کنویں میں سو ریا کتا یا بلی ڈوب مرے کہ جس سے پانی
کے اوصاف ثلاثہ میں تغیر نہ آیا ہو یا ایک لوٹے یا ایک پیالے پانی میں
یا ایک گھڑے میں اس قدر گویا موت یا شراب یا کوئی نجس شے پڑ جائے
جس سے اس کا رنگ اور بو اور مزہ نہ بدلے پائے یا اس میں کت یا سور مڑ
ڈالے تو وہ پانی پاک اور پاک کرنے والا ہے اس سے وضو نماز درست
ہے اس حدیث صحیح کے اذا دلع الکلب فی اناء احدکم فلفسلہ
سبع مراتب یعنی جب کہ کسی برتن میں منہ ڈالے تو اس برتن کو سات
مرتبہ دھونا چاہئے۔ مگر غیر مقلدین ظاہریہ شاید اس کا یہ جواب دیں
کہ یہاں حدیث میں صرف کتے کے منہ ڈالنے سے برتن دھونے کا حکم آیا
ہے نہ پانی یا پاک ہونے کا اور نہ ذکر ہے کتے کے پینے کا جیسا کہ وہ ظاہری
نے فرمایا کہ بموجب اس حدیث کے لازماً ہر ایک احدکم فی الماء الزاکی
پانی میں پیشاب کرنا درست نہیں ہے مگر پاشخانہ پھرنا جائز ہے کیونکہ
حدیث میں اس کی ممانعت نہیں آئی۔

دوم گویا اور موت آدمی کا اور لعاب اور لٹکے کا اور خون جگر
اور نفاس کا اور گوشت سور کا یہ سات چیزیں نجس اور پلید ہیں اور سوا

ان کے بول پسر شیر خوار کا اور پیشاب اور گو سو رکا اور بول کتے کا اور گدھے اور گھوڑے اور خچر اور بندر اور بچہ اور بھڑیٹے اور بلی اور شیر وغیرہ حیوانات کا بول و براز اور چربی و خون و منی و شراب یہ سب چیزیں پاک ہیں۔ چنانچہ اسی کتاب طریقہ محمدیہ کے صفحہ ۷ میں اور فتح المغيث کے صفحہ ۵ میں یہ عبارت بحسنہ لکھی ہے کہ نجاست گو اور موت ہے آدمی کا مطلق مگر موت لڑکے شیر خوار کا اور لعاب ہے کتے کا اور لینڈ بھی اور خون ہے حیض و نفاس کا اور گوشت ہے سور کا اور جو اس کے سوا ہے اس میں خلاف ہے اور اصل اشیا میں پاکی ہے اور نہیں باقی جاتی پاکی مگر نقل صحیح سے کہ جس کے معارض کوئی نقل دوسری نہ ہو انتہی۔

پس جب ان سات چیزوں میں نجاست و پلیدی کا حصر ہوگی تو دیگر اشیا کے مذکورہ کے پاک ہونے میں کیا کلام رہا بلکہ خود اس کی تصریح کردی کہ اصل اشیا میں پاکی ہے چنانچہ روشنی مذکورہ شرح عربی دربرہیہ مطبوعہ کے صفحہ ۸ و ۹ میں نواب بھوپال اس مقام پر لکھتے ہیں ولا یخفی علیک ان الاصل فی کل شیء انہ طاهر اور پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۱ میں دربارہ پاکی منی کے لکھتے ہیں الحق ان الاصل الطہارۃ والدلیل علی القائل بالتحاسة فضن باقون علی الاصل۔ اور پھر صفحہ ۱۲ میں دربارہ پاکی شراب و گوشت مردار و خون مسفوح کے ارشاد فرماتے ہیں۔ فتحریم الخمر والمیتۃ والدّم لا یدلّ علی نجاسة ذلک فتحریم الخمر واللحم الذی دلت علیہ النصوص لا یتزم منه نجاستہما بل لا بدّ من دلیل آخر علیہ والا بقی علی الاصول

المتفق علیہا من الطہارۃ فمن الذّعی خلافہ والدلیل علیہ۔

اور بھی کتاب منج المقبول من شرائع الرسول مطبوعہ بھوپال کے صفحہ ۲۰ میں نواب بھوپال نے اپنے بیٹے نور الحسن خاں کی طرف سے لکھا ہے کہ منی اور شراب اور دیگر مسکرات و خون رواں پاک ہے اور نجاست کتے اور سور کے گوشت کی مختلف فیہ ہے۔ چنانچہ عبارت فارسی اس کتاب کی بحسنہ نقل کی جاتی ہے۔ و شستن منی از براے استفادہ بودہ است نہ بنا بر نجاست و نہ بر نجاست خمر و دیگر مسکرات و لیکن صانع تمسک باشد موجود نیست و نہ نجاست حرام است و نہ حرام نجس نیست و کیفیت کہ اصل در ہمہ چیز طہارت است و در نجاست سگ و لحم خوک خلاف است و نہ خون و آدمی نجس نیست و دم مسفوح حرام است نہ نجس انتہی۔

سوم اسی طریقہ محمدیہ کے صفحہ ۱۸ و ۱۹ میں و فتح المغيث کے صفحہ ۱۳ و ۱۵ میں لکھا ہے کہ واجب نہیں زکوٰۃ مگر اونٹ کلتے بکری میں اور اموال تجارت میں بھی زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور زبور بھی اس مفتی نے عدم وجوب زکوٰۃ کا حکم لگایا ہے۔ چنانچہ کتاب منج المقبول مطبوعہ مذکور کے صفحہ ۳۵ میں اس مضمون کو لکھا ہے۔ خلاصہ اس کا یہ ہوا کہ تجارت اور سوداگری کے مال میں اگرچہ کروڑ ہاروپے کے ہوں اور مثل بھینس اور بھیڑ وغیرہ جانوروں میں اگرچہ کروڑ ہاروپے کے ہوں اور سونے اور چاندی کے زیور میں اگرچہ کروڑ ہاروپے کے ہوں زکوٰۃ نہیں ہے۔ پس جب لوگ بول ہی زکوٰۃ کے ادا کرنے میں باوجود فرض ہونے کے سستی اور غفلت کرتے تھے اور تاہم اموال تجارت اور زیور میں ہزاروں اور لاکھوں روپے کی زکوٰۃ نکالتے تھے اور غربائے اہل اسلام اس سے

فیض پاتے تھے اب تو مجتہد غیر مقلدین نے حکم لگا دیا کہ زکوٰۃ ان چیزوں میں واجب نہیں یہاں نہ بازوؤں اور حیلہ سازوں کو سند مل گئی افسوس کہ دروازہ خیر کا بند ہو گیا اور مجتہد صاحب بھی مَنَاعُ الْخَبَرِ مَعْنِدِ اَشْيَخِہ کے پورے پورے مصداق ہو گئے اِنَّ رَبَّنَا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۔

چھہارم ایک طلاق سے زائد دو طلاقیں دی ہوں یا تین اور بیچ میں رجوع نہ کیا ہو تو دو طلاقیں یا تین طلاقیں واقع نہ ہونگی اور اس کے خاوند کو وہ عورت بغیر حلالہ (یعنی بغیر نکاح دوسرے شوہر کے) رد ہو جائے گی چنانچہ یہ مسئلہ اسی کتاب طریقہ محمدیہ کے صفحہ ۲۶ میں مرقوم ہے اور اسی طرح صفحہ ۲۰ فتح المغنی میں لکھا ہے کہ حلالہ کرنا حرام ہے (یعنی مطلقہ ثلاثہ کا نکاح دوسرے شخص سے کر کے پھر اپنے نکاح میں پھیر لینا) حال آنکہ یہ مسئلہ تمام اہل اسلام بلکہ نص قرآن کے خلاف ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْهَا بَعْدَ ذَلِكَ تِلْكَ رُفُؤًا غَيْرُهَا یعنی جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے تو پھر نکاح اس عورت کا اس مرد سے جائز نہ ہو گا جب تک کہ وہ عورت دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے پس بموجب نص قرآنی کے جو نکاح ثانی مطلقہ کا بعد کرنے کے زوج اول پر طلال تھا اس کو مجتہد صاحب نے اپنی رائے سے حرام کر دیا ۔

پنجم مرد پر سونے کا زیور حرام ہے نہ اور چیزوں کا چنانچہ یہ عبارت طریقہ محمدیہ کے صفحہ ۳۸ و فتح المغنی کے صفحہ ۳۵ میں واقع ہے جس کا خلاصہ یہ ہوا کہ مرد کو خواہ وہ مولوی ہو یا واعظ مفتی ہو یا قاضی کٹا ہو یا میٹرا چاندی کی بالیاں بالے کٹے چھڑے کنگن وغیرہ زیور

درست ہے ۔ ایں کار از تو آید و مردان چنین کنند
ششم اسی کتاب فتح المغنی کے صفحہ ۶ میں لکھا ہے ۔ اور کافی ہے مسح کرنا بعض سر کا اور مسح کرنا پگڑی اور عمامے پر انتہی ۔
جس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر بعض سر کا مسح نہ کرے تو پگڑی اور عمامے پر مسح کرنا کافی ہے ۔ حال آنکہ یہ خلاف نص قرآنی کے ہے وَاصْبِرُوا
بِرُؤْسِكُمْ ۔

ہفتم اسی فتح المغنی کے صفحہ ۱۰ میں لکھا ہے کہ وضو لینے سے ٹوٹنا ہے انتہی ۔ اس سے معلوم ہوا کہ نیند کو کچھ دخل نہیں فقط لیٹنے سے بغیر سونے وضو جائز رہتا ہے حال آنکہ یہ باطل ہے ۔
ہشتم اسی کتاب کے صفحہ ۱۰ میں مرقوم ہے کہ توڑنے والی تیمم کی وہی چیزیں توڑنے والی وضو کی ہیں انتہی پس اس سے معلوم ہوا کہ پانی کے دیکھنے اور اس پر قدرت پانے سے تیمم نہیں ٹوٹتا حال آنکہ یہ غلط ہے ۔

نہم اسی کتاب کے صفحہ ۱۰ میں لکھا ہے کہ اگر نفل پڑے نماز میں امام کی تو وہ نفل امام پر ہے نہ کہ مقتدیوں پر انتہی ۔ اس سے ظاہر ہوا کہ اگر امام جنبی ہو یا اس سے کوئی فرض ترک ہو یا اس کا کپڑا نجس ہو یا اس نے وضو نہ کیا ہو یا وضو اس کا ٹوٹ گیا ہو تو فقط امام کی نماز فاسد ہوگی اور مقتدیوں کی نماز میں کچھ نقصان نہ آئے گا حال آنکہ یہ باطل ہے ۔

دہم اسی کتاب کے صفحہ ۱۵ میں لکھا ہے کہ حرام ہے زکوٰۃ بنی ہاشم اور ان کے غلاموں پر اور اسودہ اور تندہ رست کماؤ پر انتہی ۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ مصرف زکوٰۃ کے واسطے بیماری لازم ہے اور اگر فقیر سندرست ہوگا تو اس کو زکوٰۃ لینی حرام ہوگی حال آنکہ یہ محض غلط ہے۔ یازدھم اسی کتاب کے صفحہ ۲۵ میں مرقوم ہے کہ جائز ہے دو درود پڑنا بڑی عمر والے کا اگرچہ وارہی رکھتا ہو واسطے جائز ہونے نظر کے استہی۔ یہ بات تو موافق مطلب بعض یوروں کے کہی یعنی اگر کوئی جوان مرد کسی عورت مرضہ پر عاشق ہو تو وہ اس دو دھ پینے کے بہانے سے اس عورت کو ہر روز دیکھا کرے اور اس کی چھاتیاں چھوتے پس جس عورت سے یہ بات حاصل ہو تو پھر ہر روز چہ معنی دار۔

دوازدهم وضو میں بجائے پاؤں دھونے کے مسح فرض ہے چنانچہ فتاویٰ ابراہیمیہ مصنفہ مولوی ابراہیم غیر مقلد مطبوعہ مطبع دھرام پرکاش الہ آباد کے صفحہ ۲ میں مسطور ہے حال آنکہ یہ رافضیوں کا دستور ہے۔

سیزدهم پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا اور ڈھیلا لینا بدعت ہے چنانچہ کتاب اعتصام السنہ کے صفحہ ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ میں تصریح اس کی موجود ہے۔ اور بدعت ان کے نزدیک ایسا فعل ہے کہ جو آنحضرت کے بعد ہوا ہو اور ہر بدعت منکالت ہے اور ہر منکالت فی الناس ہر بدعتی ان کے نزدیک ناری اور دوزخی ٹھہرانو کلون اور پانی سے استنجا کرنے والا بھی دوزخی ہوا حال آنکہ یہ سنت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے پس بقول ان کے معاذ اللہ حضرت عمر بھی بدعتی اور دوزخی ٹھہرے۔

چهاردهم جو کوئی اپنی بیوی سے جماع کرے اور انزال نہ ہو

تو اس کی نماز بغیر غسل کے درست ہے چنانچہ کتاب ہدایت قلوب قاسمہ جواب گلزار آسیہ تصنیف مولوی محمد سعید شاہ گردمووی ندیم حسین کے صفحہ ۳۶ میں موجود ہے۔

پانزدھم تیرہ رکعت سے زیادہ نوافل پڑھنا اور تنہائی رات سے زیادہ عبادت میں جاگن بدعت مذمومہ ہے چنانچہ کتاب معیار الحق مصنفہ مولوی ندیم حسین مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۲۲ میں مذکور ہے۔ خلاصہ یہ کہ اکثر شب یا تنہائی رات سے زیادہ عبادت کرنا جیسا کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام وصیائے کرام و اولیائے عظام مثل حضرت غوث اعظم وغیرہ سے ثابت ہے ان کے نزدیک گناہ ہے معاذ اللہ۔

شازدھم سونیلی خالہ یعنی جس کا باپ ایک ہو اور ماں جدا جدا اس سے اس کے بھائی کے نکاح درست ہے چنانچہ فتاویٰ مہری مولوی عبد القادر غیر مقلد امام کالی مسجد دہلی میں مرقوم ہے کہ جس پر ان کے استاذ مولوی ندیم حسین کی مہر بھی ثبت ہے۔

ھفدھم پیر شام کا جو سور کے پیر یاہ سے بنایا جانا اس کا مشہور ہے یا اور چنیس مثل جو خ کے کہ جن میں سور کی چربی پڑنی مشہور ہے جب وہ آنحضرت کے پاس آتی تھیں تو آپ بلا دریافت کھاتے تھے چنانچہ یہ عبارت فتاویٰ مہری مولوی عطا محمد مندرجہ کتاب اظہار الحق مطبوعہ مطبع آفاق ہند لاہور کے صفحہ ۱۸ میں مرقوم ہے اور اس رسالے میں مولوی ندیم حسین وغیرہ علمائے غیر مقلدین کی بھی مہریں موجود ہیں۔

اور اس کے چھپوانے میں مولوی ندیم حسین نے بڑی کوشش فرمائی چنانچہ خود مصنف رسالہ مذکور نے عنوان کتاب میں اس امر کی تصریح کر دی

ہے۔

اب جائے انکار باقی نہیں نعوذ باللہ من ذلک کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایسی ایسی حرام چیزوں کے استعمال کرنے کا سراسر بہتان اور اتہام ہے اور پھر ایسے خرافات مضامین کی اشاعت میں علماء کا سستی اور کوشش کرنا باعث سوراخ و موجب ہم بنیان اسلام ہے نہیں معلوم غیر مقلدین ایسی باتوں کو بمقابلہ مقتدیوں کے الزام نفسانیت جان بوجھ کر چھپواتے ہیں یا بسبب نادانی اور بے سمجھی کے ایسے امور ان سے ظہور میں آتے ہیں بہر حال ہے

قد كنت لا تدري هتلك مصيبة وان كنت تدري هتلك مصيبة اعظم
جواب سوال دوم ایسے غیر مقلدوں سے جو عقائد و عملیات مذکورہ کے قائل ہیں مخالفت اور مجالست کرنا اور

ان کو مساجد میں آنے دینا شرعاً ممنوع اور باعث خوفِ قتلہ دین ہے کیونکہ مسائل متذکرہ بالا سے معلوم ہوا کہ وہ اہل بدعت ہیں اور مخالف ملتِ اہل سنت میں اور مجالست و مخالفت اہل بدعت سے شرعاً ممنوع ہے جیسا کہ حدیث شریف میں بروایت عقیلی وارد ہے عن انس ان الله اختارني واصحابي واصهارى وسبائي قوم يستونهم وينتقصونهم فلا تحبوا السوءهم ولا تشاوروهم ولا تأكلوا من أموالهم ولا تتكلموا معهم یعنی فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے اختیار کیا مجھ کو اور اختیار کیا میرے واسطے میرے صحابہ کو اور میری سسرال والوں کو اور عنقریب آئے گی ایک قوم کہ گالیاں دیں ان کو اور متقصت چاہے گی ان کی پس نہ بیٹھو تم ان کے ساتھ اور نہ

پیو تم ان کے ساتھ اور نہ نکاح کرو تم ان کے ساتھ۔

اور حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب نے اس آیت و ذواتہ تذہیب فیکدھنوں کی تفسیر میں فرمایا ہے درحق تشرین مذکورست کہ سہل بن عبد اللہ تشری فرمودہ اند کہ من مع ائمانہ و اخلص لوحیدہ فاتہ لا یوالس الی المبتدع ولا یجالسہ ولا یواکلہ ولا یشربہ ویظہر من نفسه العداءۃ ومن دھن یحبہدع سلبہ اللہ تعالیٰ حلاۃ الایمان ومن یحب الی مبتدع نزع اللہ تعالیٰ نور ایمانہ من قلبہ یعنی مرد صحیح الایمان دباہد کہ بادرعتین انس نگیرد و ہم مجلس و ہم کامہ و ہم نوالہ بایشان نشو و برکہ بادرعتیان دوستی پیدا کند نور ایمان و طاوت آل اندھ سے برگیرد استہی۔

اور طحاوی نے ناشیہ درمختار کی کتب الذبائح میں فرمایا ہے و هذه الطائفة الساحبة قد اجتمعت اليوم في المذاهب الاربعه وهم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن كان خارجا من هذه المذاهب الاربعه في ذلك الزمان فهو من اهل البدع والماراسم یعنی یہ گروہ نجات پانے والا جمع ہے آج کے دن چاروں مذہب میں اور وہ لوگ خلقی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی ہیں اور جو شخص ان چاروں مذہب سے اس زمانے میں خارج ہوا سو وہ بدعتی اور دوزخی ہے اور یہی مضمون اور بہت سے کتب دینیہ میں موجود ہے ضرورتاً اسی قدر قلیل پر اختصار کیا۔

جواب سوال سوم اگرچہ در صورت مراعات مذہب مقتدی کے بشرطیکہ امام کسی مفسد و مبطل صلوٰۃ کا مرتکب نہ

ہو اقتدا کرنا جائز ہے لیکن اب معلوم ہوا کہ ان کے پیچھے نماز درست نہیں ہے کیونکہ مسائل مذکورہ اور عقائد مسطورہ بعض موجب کفر اور بعض مفسد نمازیں اور سوائے اس کے جب کہ شافعی المذہب متعصب کے پیچھے اقتدا جائز نہ ہوتی جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری و جامع الرموز میں مرقوم ہے اما الاقتداء بالشافعی فلا بأس به اذ المذہب متعصب ای لم یبغض المذہبی یعنی شافعی کے پیچھے اقتدا کرنا مضاہقہ نہیں بشرطیکہ متعصب نہ ہو یعنی حنفیوں سے بغض و عداوت نہ رکھتا ہو پس ان بغیر مقلدین المذہب کے پیچھے تو بطریق اولیٰ اقتدا جائز نہ ہوگی کہ یہ تو حنفیوں کے نام سے جلتے ہیں اور مقیدین کو علانیہ برا کہتے ہیں بلکہ مشرک اور بدعتی سمجھتے ہیں اور اس سے بڑھ کر ایک بات ان لاندھیوں کے حق میں محدث نامی علامہ شامی نے حاشیہ رد المحتار میں لکھی ہے کہ ہمارے زمانے کے وہابی عبد الوہاب نجدی کے پیرو اور تابع مثل خارجیوں کے ہیں جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مخالفت کر کے ان کے لشکر سے خروج کیا تھا۔ پس جب لاندھیب مثل خارجیوں کے ٹھہرے اور خارجی مثل باغیوں کے ہوئے تو جو حکم باغیوں کا ہے وہی حکم لاندھیوں کا ٹھہرا کہ فی السدائع ولا یصلی علی بغایہ بل یکفون ویدفنون یعنی ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھی جاتے صرف ان کو کفن دے کے دفن کر دیں و حکم الحوارج عند جمہور الفقہاء والمحدثین حکم البغایہ و ذہب بعض المحدثین الی کفرہم یعنی حکم خارجیوں کا نزدیک جمہور علمائے محدثین و فقہاء کے حکم باغیوں کا ہے اور بعض محدثین تو ان کے کفر کے قائل ہو گئے (شامی صفحہ ۲۰۹ جلد ۲ مطبوعہ مصر)



واللہ سبحانہ اعلم وعلمہ اتم
والع
وصی احمد السنی الحنفی السورتی

مواہیر و دستخط علمائے دہلی و کانپور وغیرہ

ہوالموفق	ہوالعلی	ہوالمصوب
الجواب صحیح والمجیب	اصدا واجاد من احاد وافاد	ایسا شخص ہیأت کذائی کرؤ
مصعب حورہ الفقیر	واللہ سبحانہ اعلم وعلمہ اتم	اہل سنت و جماعت سے
الی رحمۃ الاحد	واحکم حمرہ البلیغ لعل	خارج ہے اور نماز اس کے
القاضی شیخ احمد	عالمہ اللہ تعالیٰ بفضلہ الشامل	پیچھے نہ پڑھنا چاہئے کتبہ الفقیر
عفا عنہ اللہ الصمد	مولانا مبین یوم الزحف الزلزل	الی اللہ الثقی محمد علی عفی عنہ



فقیہ ملت مفتی جلال احمد مجیدی کی تصنیف

”غیر مقلدوں کے فریب“ کا ضروری مطالعہ کریں۔

هوالموفق مجیب لبیب نے جو مسائل و احکام مخالف فرقہ اہل سنت و جماعت غیر مقلدین کے فرقہ اہلسنت سے خارج ہونے پر بطور دلیل کے ان کی کتابوں سے لکھے ہیں ان میں سے بعض احکام ان کی بعض کتابوں میں رائج بھی دیکھے ہیں غیر مقلدین کے یہ مسائل مختصر و احکام مبتدعہ بلاشبہ قابل رد و نکار ہیں کہ ان میں بعضے موجب کفر اور بعضے موجب فسق و ابتداع اور عموماً یہ سب احکام اہل سنت کے نزدیک محض لغو اور بے اعتبار ہیں ایسے احکام مخالف اہل سنت کا متفقہ و ملتزم بلاشبہ اہل سنت کی جماعت سے خارج ہے اور جب وہ شخص ایسے مسائل مخالف کے التزام سے اہل سنت کی جماعت سے خارج ہوا تو اس کے پیچھے اہل سنت کو نما پڑھنا جائز ہے اور اگر ایسے شخص کے مسجد میں آنے سے فتنہ و فساد پیدا ہوتا ہو تو انسداد فتنہ کے لئے مسجد میں آنے سے منع کرنا بہتر ہے۔ واللہ اعلم۔



کتاب محمد عبد اللہ الحسینی الواسطی البنگالی
عاملہ اللہ لطفہ العظیم السامی۔

دارالعلوم امجدیہ اہلسنت ارشد العلوم اوجھا گنج ضلع بستی (یوپی)

نہالان قوم و ملت کی تعلیم و تربیت اور اسلام و سنیت و مسلک اعلیٰ حضرت کی نشر و اشاعت میں سرگرم عمل۔

المجیب صیب

الجواب صبیح

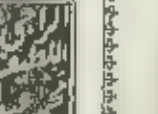
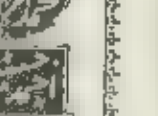
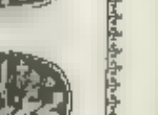
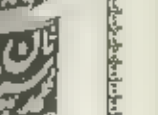
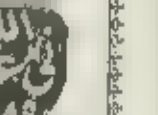
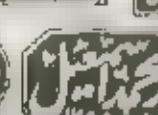
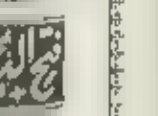
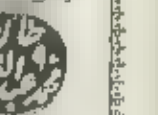
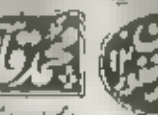
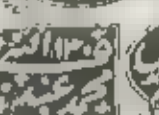
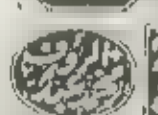
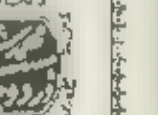
صاحب الجواب



ابن کرم اللہ

ام سید حوس

دانش کد کتب



فی الحقیقۃ اگر ان لوگوں کے یہ عقائد اور یہ اعمال ہیں تو ایسا ہی ہے جیسا مجیب

صاحب نے جواب دیا

واللہ اعلم
بالصواب والیہ
المرجع والمآب



هو الفتح - فی الواقع اس فرقہ مذہب کو کہ جن کے عقائد
موافق تحریر مفتی تھیں اہل سنت و جماعت سے خارج سمجھنا اور ان
کے پیچھے نماز نہ پڑھنا اور بسبب فتنہ و فساد کے ان کو مساجد میں آنے
نہ دینا سچا اور درست ہے۔ واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب

حررہ التراجی عفو ربہ القوی
الحافظ فتح محمد المارونی الحنفی
الدہلوی۔

بے شبہ جو غیر مقلدین ایسے ہوں کہ عقائد ان کے خلاف اہل سنت
و جماعت و سلف صالح کے ہوں اور مقلدین کو اپنے زعم فاسد میں
مشرک اور بدعتی سمجھتے ہوں تو ان کے پیچھے نماز پڑھنا اور ان کو بسبب
فتنہ و فساد کے اپنے مساجد میں آنے دینا جائز نہیں واللہ اعلم

بالصواب والیہ المرجع والمآب
ابو الجیش محمد مہدی عفا عنہ اللہ
الہادی الفرہنجی محلی۔

مواہیر و دستخرا علمائے مقام لودھیانہ و دیوبند

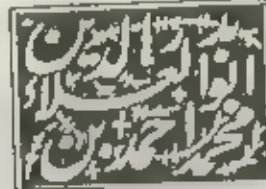
تحقیق مدت ۴۶ سال یعنی ۱۲۵۴ھ سے ۱۳۰۰ھ تک اس فرقہ کو

خوب دیکھا مسائل مندرجہ فتویٰ ہذا کے سوا بڑی بڑی مخالفت حدیث
پر یہ فرقہ جبری ہے مولانا اسحق صاحب مرحوم بر ملا ان کو ضال مضل و عطا
میں فرمایا کرتے تھے اور یہ لوگ باہر نکل کے کہتے کہ میاں صاحب کا
مذہب وہی ہے جو ہمارا ہے نہ ہرگز ایسا کہہ دیا ہے اسی طرح ہر عام
دیندار کو ہم مذہب اپنا بتلا کر دین محمدی سے اور قرآن و حدیث سے منحرف
کرتے ہیں ان کے دین محمدی سے مخالف ہونے اور سنت جماعت کے
مخالف اور دشمن ہونے میں کچھ شک و شبہ نہیں ہے جیسے روافض و
خوارج کے پیچھے نماز پڑھنی ویسے ہی ان کے پیچھے نماز پڑھنی ہے ان
کی امامت جائز نہیں ہے تفصیل طول رکھتی ہے واللہ اعلم



چونکہ گروہ شرفیہ لاندہ بیہ اہل بدعت
و ہوا میں سے ہیں اس لئے ان سے حتی
الامکان احتراز ضروریات سے ہے۔ وما
علینا الا البلاغ الدراجی رحمۃ ربہ الباری
ابو البشیر عبد العلی القاسری۔

یہ فرقہ غیر مقلدین بے شک خارج اہلسنت
و جماعت سے ہے ان سے مجالست کر فی ایسی
ہے جیسے کہ اہل ہوا اور بدعتیوں سے امامت
ان کی جائز نہیں کیونکہ عقائد اور عملیات ان
کے مخالف حدیث و قرآن کے ہیں۔ واللہ
اعلم بالصواب۔



بسم
الحمد

عن ابن عمر بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی غزوة حیدر من اکل من هذه التمرة بعفی الثوم فلا یقرین مسجدان رواہ البخاری یعنی جو شخص کہ کھائے لہسن کو پس نہ روک نہ پھٹکے ہماری مسجد کے اور مؤطا سے امام محمد میں عمر بن الخطاب سے مروی ہے کہ ایک عورت مجذومہ کو صواف مکہ سے مانع آئے۔ اور قریہ کہ تو اپنے گھر میں بیٹھ اور لوگوں کو ایذا نہ دے۔ اور شاہ عبدالغفر صاحب نے تفسیر غزنی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یوں نقل کی ہے کہ ایک دن ایک واعظ کو مسجد کوفہ میں دیکھ کر فرمایا کہ یہ کون شخص ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ واعظ ہے لوگوں کو گنہوں سے روکتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس سے پوچھو کہ نسخ منسوخ کو جانتا ہے۔ اس نے کہا کہ مجھ کو نسخ منسوخ کا علم نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کو مسجد سے نکال دو۔ اور نیز شاہ عبدالغفر صاحب نے تحت بیان آیت و اضیرو علی ما یقوؤن کے لکھا ہے کہ طعن کرنا سلف پر سخت ترین ایذا ہے لسانی سے ہے اور اشیاء میں کھا ہے کہ موزی کو مسجد میں آنے سے منع کرنا پاتے اگرچہ ایذا اس کی لسانی ہو۔

پس جب کہ روکنا مسجد کے آنے سے بسبب موجود ہونے ایک امر کے امور مذکورہ سے درست ہوا تو غیر مقلدوں کو جو جامع امور مذکورہ

کے میں نکالنا بطریق اولیٰ درست ہوا اور بسبب لحوق مرض باطنی کے جو جذام سے بڑھ کر ہے اور مساجد میں اس کے آنے سے فتنہ و فساد ہوتا ہے اور خدا نے تعالیٰ مفسدوں کو دوست نہیں رکھا کہ قال اللہ تعالیٰ و اللہ لا یحبب المفسدین باقی تحقیق اس مسئلے کی رسالہ انتظام اس جہد بآئراج، بن الفتق والمف سید میں جو اس عجز کی سیفات سے ہے موجود ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم



اقام
عماد محمد تہذیب الرحمن لودھیانوی اترکرم شاہ



عقائد اس جماعت کے جب کہ خلاف جمہور یا ہست ہیں تو بدعتی ہوتا ان کا ظاہر ہے اور مثل تقسیم اور تخیل چار سے زیادہ ازواج کے اور تجویز تنقیہ اور برائت سلف صالحین کا فسق یا کفر ہے تو اب نماز اور نکاح اور ذبیحے میں ان کے اقتیاد لازم ہے جیسے رواقص اور حورج کے ساتھ احتیاط پاتے۔



حررہ محمد یعقوب النانوتوی عفا عنہ القوی

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔ ابو خیر اسید عفی عنہ محمود بن عفا اللہ عنہ محمد محمود بن عفی عنہ





حامد او مصلیا۔ فی الحقیقت یہ گروہ غیر مقلدین اور لاندہ مذہب خارج ہیں اہل سنت و جماعت سے ان کو اہل سنت و جماعت میں سمجھنا بڑی غلطی کی بات ہے کس واسطے کہ اہل سنت و جماعت منحصر ہیں مذہب اربعہ میں اور جمیع اہل سنت حنفی میں یا مالکی یا شافعی یا حنبلی پس جو کوئی بالکلیہ ان چار مذہبوں میں سے اس زمانے میں ایک کا بھی مقلد اور پیرو نہ ہو اور اپنے تئیں ان میں سے ایک کی طرف منسوب نہ کرے وہ اہل سنت سے نہیں بلکہ وہ خارج مذہب اہل سنت و جماعت سے ہے اور مثل دیگر فرق ضالہ روا فض و حوارج و معتزلہ و جبریہ و قدریہ کے ہے۔

قال الطحاوی فی شرح الدر المنثور فعلیکم بامعشر المؤمنین اتباع الفرقة الناجية المسماة باهل السنة والجماعة فان نصرة الله تعالى وحفظه ونو فقه في موافقتهم وخذلانه وسخطه ومقتده في مخالفتهم وهذا الطائفة الناجية قد اجتمعت اليوم في المذاهب الاربعة وهم الحنفيون والمالكيون والشافعيون والحنبليون ومن كان خارجا من هذه المذاهب الاربعة في ذلك الزمان فهو من اهل البدعة والنار انتهى وقال في التفسير الاحمدی قد وقع الاجماع على ان الاتباع انما يجوز للامة الاربعة انتهى وقال في الاشباه والنظائر تحت القاعدة الاولى ما خالف لامة الاربعة فهو مخالف للاجماع وان كان فيه خلاف

غيرهم فقد صرح في التحرير ان الاجماع قد انعقد على عدم العمل بمذهب مخالف للامة الاربعة انتهى قال الفاضل الجبلی الصفيہ المحدث المفسر السميع ولي الله الدهلوی فی عقد الجہد اسلامات فی الاحذ بهذه المذاهب الاربعة مصلحة عظيمة وفي الاعراض عنها كلها مفسدة كبيرة قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم انبعثوا السواد الاعظم فمن شد شد في النار انتهى قال الفاضل شناع الله في التفسير المطهر فان اهل السنة قد اختلف بعد المرون الثلاثة والاربعة على اربعة مذاهب ولم يبق مذهب في فروع المسائل سوى هذه المذاهب الاربعة فقد انعقد الاجماع المترك على بطلان قول يخالف كلهم وقد قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا تجتمع امي على الضلالة وقال الله تعالى وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا انتهى۔

پس ثابت ہوا حصر اہل سنت و جماعت کا اس زمانے میں مذہب اربعہ میں، و جس کسی کا قول مخالف ایمۃ اربعہ کے ہو گا وہ مردود اور باطل ہو گا بہ سبب مخالف ہونے اہل سنت و جماعت کے اور نہ مان جائے گا اور یہ لاندہ مذہب لوگ قائل ہیں جواز خروج کے مذہب اربعہ سے اور حصر مذہب اربعہ کو باطل سمجھتے ہیں چنانچہ معیار الحق مطبوعہ لاہور کے صفحہ ۳۶ میں مولوی نذیر حسین نے لکھا ہے۔ جب کہ اہل سنت و جماعت منحصر و مجتمع ہوئے مذہب اربعہ میں بالاجماع تو اب اس انحصار اور اجماع کا باطل کہنے اور سمجھنے والا اور قائل جواز خروج مذہب اربعہ

کا اہل سنت و جماعت میں سے نہیں ہے اور مثل دیگر اہل مذاہب باطلہ اور فرق ضالہ روافض و خوارج اور جبریہ اور قدریہ اور مرجیہ و جہمیہ وغیرہ کے ہیں۔

پس جب کہ لاندہیب اور غیر مقلدین اہل سنت و جماعت سے خارج ہیں تو اہل سنت و جماعت کی نماز لاندہیبوں کے پیچھے نہیں ہوگی اور بالکل غیر جائز اور نادرست ہے اور ان کے ساتھ مخالفت اور مخالفت اور موافقت رکھنے سے بھی اہل سنت و جماعت کو تفریق اور اجتناب چاہئے کیونکہ مخالفت اور مخالفت اور مصاحبت اہل شر و فساد اور اہل بدعت کے ساتھ بموجب حدیث صحیح کے بالاجماع ممنوع ہے قال الامام النووی فی شرح صحیح مسلم فس کاب ان قدر فی

باب استصحاب محلیۃ الصالحین و محابۃ قرناء السوء فیہ ممتدہ صلی اللہ علیہ وسلم الخلیف الصالح یحامل المسک و الجبیل سو ینال کبر فیہ فضیلة محابۃ الصالحین و اهل الخیر و المروۃ و مکارم الاخلاق و الورع و العلم و الادب و النہی عن محابۃ اهل الشر و اهل البدع و من یغتاب الناس او یکثر فحبتہ و بطالہ و نحو ذلک من الانواع المذمومة انتہی۔ اور حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ مشنوی میں فرماتے ہیں

دور شو از اختلاط یار بد یار بد تر بود از مار بد

یار بد بر جان و بر ایمان نرند

صحبت نیکانت از نیکال کند

صحبت طالح ترا صالح کند

مار بد تنہا ہمیں بر جان نرند

ناخندان باغ را خندان کند

صحبت صالح ترا صالح کند

پس اہلسنت و جماعت کو فرقہ ضالہ لاندہیبان غیر مقلدین کی صحبت سے بہت احتراز کرنا اور بچنا چاہئے خواہ اس صحبت ہم کما نفروں من الاسد کس واسطے کہ صحبت کو بڑا اثر ہے حضرت خواجہ عزیز علی رشتینی رحمۃ اللہ علیہ محبوب العارفین میں ارشاد فرماتے ہیں

منشیں بادلان کہ صحبت بد گمچہ پاکی تیرا پلید کند
آفتابی بدین بزرگی را ذرۃ ابر ناپدید کند

جس حالت میں کہ یہ غیر مقلدین خارج از اہل سنت و جماعت اور داخل اہل بدعت و فرقہ ضالہ ہو انہیں میں ٹھہرے اور نماز اہل سنت و جماعت کی ان لاندہیبوں کے پیچھے غیر صحیح و جائز و نادرست ہوئی اور اور مخالفت اور مخالفت بھی حسب روایات مذکور ان سے ممنوع ہوگی تو اہلسنت و جماعت کو چاہئے کہ ان لاندہیبوں کو اپنے مساجد سے نکال دیں اور ہرگز نہ آئے دیں اس واسطے کہ ان کے آنے سے مسجدوں میں شرفقتہ و فساد و فحشاء پیدا ہوتا ہے قال اللہ تعالیٰ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَاسَادَ۔

اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی وقت نماز کے بہن پیاز گندنا وغیرہ بدبودار چیز کے کھانے سے منع میں بدبودار پیدا ہو کھا کر کھجور میں آئے تو اسے دخول مساجد سے منع کرو۔ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من أكل من هذه الشجرة فلا یقرین مسجدنا ولا یؤتی بنا بریح التوم رواہ مسلم و عن ابی اعلیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال من أكل من هذه الشجرة یعنی التوم فلا یقرین المساجد رواہ مسلم و عن عمر بن الخطاب

قل انکم یہائمنا س تا کون شجر تیس لا اسراہما لا خیتین ہذا
البصل والنوم ولقد رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
اذا وجلس يمسح من الرجل في المسجد امر به فاخرج الى البقيع
فمس اكلهما فليمتهما طحسا واه مسلم قال النووي في شرح صحيح
مسلم في باب نهى من اكل ثوما او بصلا او كراثا او نحوها مما له رائحة
كريبه من حضور المسجد حتى يذهب ذلك الريح واخرجه من
المسجد قوله صلى الله تعالى عليه وسلم من اكل هذه الشجرة يعني
النوم فلا يقرب المساجد هذا انصرح بنهى من اكل الثوم ونحوه
عن دخول كل مسجد وهذا مذهب العلماء كافة انتهى۔

پس یہ احادیث صحیحہ دال ہیں اس امر پر کہ جس شخص کی ذات سے
لوگوں کو تکلیف و ایذا پہونچے اسے مسجد میں نہ آنے دینا چاہیے پر ظاہر
ہے کہ لاندہ بیوں کے مسجدوں میں آنے سے شر و فساد اور فتنہ و عناد پیدا
ہوتا ہے اور لوگ بے علم بے خبر بچارے ان کی صحبت سے بگڑتے اور
خراب ہوتے ہیں پس لازم و مناسب ہے اہل سنت و جماعت کو کہ ایسے
غیر مقلدوں کو اپنی مسجدوں میں نہ آنے دیں اور ایسے منفسد لاندہ بیوں
کو اپنے مساجد سے اخراج کریں اور نکال دیں۔ والسلام علی من اتبع
الہدی و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین۔ حرره الفقیر الفقیر
المذنب الراجی الی رحمة الله الاکبر العلی المولی الموی العفی محمد



احسن الدین ابوالنصر المعروف بسید محمد اکبر
علی الحسینی الجبلی الحنفی القادری الجیشقی القشیری
الدهلوی غفر الله له ولوالديه واحسن اليها واليه



بہ تحقیق مفسرین در مسجد تم موجود فتنہ است والفتنة اشد من
القتل دال بر اخراج کردن این شر و فتنہ بطلہ ہویدا است۔ اولاً این فقرہ
بأولین متشابهات اند بلکہ مش محکات می دانند چنانچہ در رسالہ اتحوی
علی العرش استوی از نواب بھوپال موجود است و این ہمہ بدل عقیدہ
باوی متفق اند حال آنکہ انصار تمام از متشابهات بکلام عزوجل وَمَا يَعْلَمُ
تَاوِيلُهُ اِلَّا اللَّهُ ثابِت پس مورد من فسر القرآن بر آیه فلينبوا أمفعلة
من الناس ہمیں شر و فتنہ مبطلہ اند۔ ثانیاً متکبرین قیاس و اجماع اند
بنائے علیہ مجتہدین را بدی گویند و مقلدین را مشرک می دانند حال آنکہ
بہ کتاب اللہ ثابت است بقوله عزوجل فَاَعْتَبِرُوا يَا اُولِي الْاَبْصَارِ و
بحدیث نبوی نیز و ہونہا را روی ان الذی صلى الله عليه وسلم حين
بعث معاذاً الى اليمن قال كيف تقضى بامعاد فقال بكتاب الله
قال فان لم تجد في كتاب الله قال فبسم رسول الله قال فان لم
تجد قال اجتهد برأيي فقال عليه السلام نحمد الله الذي وفق رسولنا
رسوله بما يرضى به رسوله فان لم يكن القياس حجة لا نكرة بل
حمد الله عليه ثالثاً کتمان بطلان عقیدہ خود عند ظهور الحق بل
یسکتون عند اهل الحق اذا غلبوا علیہم خدا لهم الله تعالى يقول
حییدہ صلى الله عليه وسلم من سکت عن الحق فهو شیطان اتحوی
ثبت ان هذا قوم لا یحصى قبايحهم وخيانتهم في الدين فحسب

عسهم ضرب النعل من اهل الحق والكمال الذين استقروا على
هذا الصابطة اب لا يدخلوا هذا القوم في مساجدهم ولا يصاحبوا
معهم اذ الله تعالى عليهم ما كانوا يعملون۔ کتبہ تراب اقدام
اهل الاسلام العبد الضعیف المدعو محمد عبدالسلام الکاشمیری
وطننا والحسمی مذہبنا والچشتی النظای الفخری
البنری مشریا عفر الله له فی حسانہ ویدخلہ
الجنة بعد مماتہ آمین۔



محمد الله العظيم ونصلي على رسوله الكريم وعلى آله وصحبه
ذوي الفضل العمد۔ ان لاندہوں کے پیچھے جو جامع الشواہد کے
عقائد و اعمال کے قائل ہیں مقلدین اہل سنت و جماعت کو نماز پڑھنا
نہ چاہئے کہ یہ لوگ مفسدین فی الدین اور سبائین سلف صالحین بھی ہیں
اور ان کے عقائد و اعمال جمہور فقہاء و محدثین کے بالکل خلاف ہیں
اور جو لوگ ایسے نہیں ہیں بلکہ سب بزرگان دین اور صوفیہ کا ملیں
کوہانتے ہیں اور سب مقلدین کو علی الحق جانتے ہیں ان کی اقتد کرنے
اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے میں ہم کو کچھ کلام نہیں پس جو لوگ مفتی جامع
الشواہد کو بے سمجھے بوجھے اور بغیر ان کتابوں کی طرف رجوع کئے جن
کا حوالہ بقید ہندوستان صفحات دیا ہے برا بھلا کہتے ہیں بلکہ گالیاں دیتے
ہیں ہم ان کو بھی اہل سنت و جماعت سے خارج جانتے ہیں اور لامذہب
سمجھتے ہیں راست گوئی میں کوئی تعصب اور نفسانیت نہیں ہے دین
کی بات میں صاف صاف نہ کہیں تو منافقوں کی شان ہے بلکہ اس میں
دین کا نقصان ہے یہاں جو دل میں ہے وہی زبان پر ہے مجھ سے تو

ہزاروں لاندہوں اور سیکڑوں غیر مقلدوں سے کام پڑا اور برسوں اور
مہینوں ان سے جھگڑا رہا ہم ہمیشہ ان کو صلح کی بات بتاتے رہے اور
فساد سے بچاتے رہے لیکن اوہریہ راضی ہو گئے ورا دھر وہی مفتی
کی باتیں اور وہی ہتھکنڈے اور وہی فساد کی گھاتیں رہے
کوئی کوتاہ نہ پایا ان بنان سرور الایں جسے دیکھنا نظریہ وہ باون گز کا لنگڑا
چنچہ اس بیان کی تصدیق اس خط اور اس کے جواب اور واقعہ آرا
سے جواب بھی حال میں ہوا بخوبی ہو جائے گی۔

خط۔ از طرف شاہ رحمۃ اللہ صاحب بخمدت حضرت مولانا صاحب
قبلہ غازی پوری دام بالفیض المعنوی والصوری۔ جناب مسنطاب
مخدوم مولانا شاہ محمد امانت اللہ صاحب زاد مجدہم۔ بعد ہدیہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے مکلف ہوں کہ ذرا و اقسام کی
خبریں جو بذریعہ اخبار کے شائع ہوئی ہیں علی الخصوص اخبار نہ میں
ایسی عجیب تشویش پھیل ہوئی ہے کہ ہنوز حقیقت و واقعہ سے جو کھنؤ
میں درمیان جلسہ ندوۃ العلماء تصفیہ بین المقلدین وغیر المقلدین ہوا
پورے طور پر آگاہی نہیں ہوئی اور نیز اسے میں بھی کیا گذرا کچھ حال
معلوم نہ ہوا لہذا برائے خدا صحیح صحیح واقعات سے مطلع فرمائیے اور مہر
محرر دیجئے تاکہ ہم لوگوں کو اطمینان ہو اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔
راقم شاہ محمد رحمۃ اللہ سو اگر ساکن محلہ خدائی پورہ
جواب۔ بخمدت شریف برادر محب قلبی شخص دلی مقبول
بارگاہ آلہ شاہ محمد رحمۃ اللہ صاحب تاجرا و مجتہد بعد ہدیہ السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و معفرۃ کے واضح ہو کہ آپ کا خط مسرت خط آیا جان

معلوم ہوا واقعی مصالحو اور ملاپ بمقام لکھنؤ مجمع عام جلسہ ندوۃ العلماء واقعہ بارہ دری ضرور ہوا۔۔۔۔۔ اس طور پر کہ بعد نماز صبح کے مولوی محمد ابراہیم صاحب آرومی بمقام لکھنؤ ہمارے فروگاہ پر مع چند علما کے جن میں مولوی سید محمد علی صاحب ناظم جلسہ بھی تھے تشریف لائے اور اپنے عقائد کو مثل ہم لوگوں کے بیان کیا اور اسی مضمون کی ایک تحریر بہ دستخط مولوی صاحب مدروح کے پیش ہو کر پڑھی گئی جس سے ہمارا دل بہت خوش ہوا اور ہم نے کہا باریک اللہ جزاکم اللہ۔ اب ہماری طبیعت آپ سے صاف ہو گئی۔ کیونکہ اصل مخالفت آپ سے عقائد کی وجہ سے تھی ہر گاہ آپ نے مثل اہل سنت و جماعت کے اپنا عقیدہ ظاہر فرمایا تو صرف آئین بالچہ اور رفع الیدین ایسا امر نہیں ہے کہ مسجدوں کی آمد و رفت میں تکرار ہو بہتر ہوگا کہ آج دوسرا جلسہ ندوۃ العلماء کا ہے ہزار ہا عوام و خواص اور بڑے بڑے علما کا مجمع ہے آپ تشریف لے جا کر اپنا عقیدہ عام طور پر بیان کر دیجئے تاکہ تمام سامعین و حاضرین کی تشفی ہو جائے اور برسوں کا جھگڑا مٹ جائے۔

مولوی صاحب مدروح مع ناظم صاحب و فقیر کے جلسے میں تشریف لائے مولوی محمد ابراہیم صاحب نے آبدیدہ ہو کر خدا کو گواہ کر کے کہا کہ جو جو خیالات عرصے سے میرے دل میں تھے سب کو آج میں نے بطیب خاطر بلا جبر و تعدی نظر انصاف سے واپس لے کر میں اپنا عقیدہ بیان کرتا ہوں آپ لوگ سنیہ قیامت کے روز میرے اس عقیدے پر آپ لوگوں کو گواہی دینا ہوگا۔ وہوذا میں خدا تعالیٰ کو وحدہ لا شریک لہ جانتا ہوں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سچا رسول و خاتم النبیین مانتا

ہوں اور کل اکابر دین و صحابہ کرام و ائمہ مجتہدین و محدثین و اولیاء اللہ و علمائے مقلدین کو اپنا پیشوا اور مقتدی جانتا ہوں اور ان کا سب سے دل سے ادب کرتا ہوں اور ان کی بے ادبی کرنا اور ان کی طرف سے کھینچا رہنا گناہ جانتا ہوں اور معجزات انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ وکرامات اولیاء اللہ رحمہم اللہ کو برحق سمجھتا ہوں اور ہم مقلدین ائمہ دین اور اہل حدیث ہر ایک دوسرے کو موحّد و مومن کہتے ہیں اور کسی مومن کو مشرک اور بدعتی کہنا سخت گناہ جانتے ہیں۔ اور نہ خود کسی مقتدی اور امام کو برا کہتے ہیں اور نہ کسی کو برا کہنا یا برا جانتا یا تہذیب رکھتے ہیں اور قیامت میں اللہ تعالیٰ کے دیدار اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے امیدوار ہیں اور پوری امانت باللہ پڑھی اور حاضرین کو اس پر گواہ رکھ۔

جب مولوی محمد ابراہیم صاحب فارغ ہوئے تو میں کھڑا ہوا اور میں نے باور دلند کہا باریک اللہ جزاکم اللہ اس وقت آپ کی تقریر نہایت دلچسپ اور اطمینان بخش ہوئی مرحبا شاہاش ہم لوگوں کو آپ لوگوں سے نفرت کی وجہ اور کدورت کی علت محمد بن عبد الوہاب نجدی کے عقائد باطلہ سے موافقت کرنے کے سبب تھی جس نے صدر علماء کو مکہ معظمہ میں قتل کر ڈالا اور حرم شریف میں خون کی ندی بہا دی۔ یہ وہ جگہ ہے کہ جس کی شان میں حق تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ دَخَلَهَا كَانَ اٰمِنًا حتیٰ کہ کسی ذی روح اور حیوانی اور جوں کو بھی ستانے اور مارنے کی ممانعت ہے افسوس کہ وہاں ان وہابیہ خدا نارس نے علمائے مقلد کے قتل کرنے کا حکم لگا دیا جیسا کہ شرمی حاشیہ در مختار میں وارد ہے فَاَسْتَبَا حَوْلَهُ لَمَّا قُتِلَ اَهْلُ السُّنَّةِ وَعِلْمَانَهُمْ حَالُ اَنَّهُ وَه علم

تقریب پرست نہ تھے قبر پرست نہ تھے بت پرست نہ تھے مشرک نہ تھے
فاسق نہ تھے فاجر نہ تھے ہاں مقتدی مذہب تھے۔

تب پھر مولوی صاحب نے فرمایا کہ میں ہرگز ان کا متبع نہیں ہوں
اور نہ کوئی عقیدہ ان سے واسطہ ہے غرض کہ جلسہ برخواست ہوا تیسرے
روز پھر اس امر میں گفتگو پیش ہوئی کہ ایسے عقائد والے جیسا کہ مولوی
صاحب نے بیان کیا ہے مسجدوں میں آئیں جائیں انہی دو محبت قائم
رکھیں چونکہ مولوی ابراہیم صاحب نے اپنے دستخطی تحریر میں بعد بیان
عقائد صحیحہ یہ لکھا تھا کہ نماز ایک کی دوسرے کے پیچھے بلا کراہت درست
ہے۔ ہم نے کہا اس میں اس قدر اور شرط لگائیے کہ جو امام ہو مقتدیوں
کی رعیت وضو و غسل وغیرہ میں ضرور ملحوظ رکھے اور ناظم صاحب و دیگر
علمائے حاضرین نے بھی اس شرط کے ساتھ اتفاق فرمایا مگر مولوی
عبد العزیز صاحب رحیم آباد نے منظور نہ کیا۔ اور مولوی ابراہیم صاحب
کو بھی اس سے باز رکھا اور یہ کہ ایک لفظ بھی اگر اس رقعہ میں بڑھے
گھٹے گا تو نہ ہماری دستخط نہ صحیح میں شریک یہ کہہ کر مولوی ابراہیم صاحب
وغیرہ کو اس مقام سے اٹھ کر لیے چلے گئے اس پر علمائے حاضرین کو
بڑا افسوس ہوا کہ صلح اور اتحاد کی بنی بنائی بات صرف ایک شخص کی فنا
سے بگڑ گئی اور اس شخص کو سوائے بذاتی رخنہ اندازی و فتنہ پردازی
کے کوئی بات حاصل نہ ہوئی مگر وہی مثل ہے

شادم کہ از رقیبیاں دامن کشاں گذشتی

گو مشت خاک ماہم برباد رفتہ باشند

آخر سب علما کی یہ رائے قرار پائی کہ ہر گز ہم مقلدین میں یا خود

اس کا پی خاک ہے بلکہ التزام ہے کہ حنفی جب امام ہو شافعی وغیرہ کی رعیت
ضرور ملحوظ رکھے اور شافعی امام ہو تو دوسرے ائمہ مجتہدین کے مقلدین
کی ضرور رعایت کرے گویہ لوگ نہیں مانتے ہیں نہ مابین مگر بعض علمائے
حاضرین کی یہ رائے ٹھہری کہ بلا اس شرط کے مانے ہوئے کیونکہ ان کے
پیچھے نماز پڑھی جاسکتی ہے یہاں تک کہ جلسہ برخواست ہو اور نماز ان
لوگوں کے پیچھے جائز نہیں رکھی گئی دوسرے روز سب لوگ اپنے اپنے
مکان کو روانہ ہوئے عنقریب کیفیت لکھنؤ سے چھپ کر آئے گی اس
کے دیکھنے سے اس میرے بیان کی پوری پوری تصدیق آپ کو ہو
جائے گی۔

واقعہ آ رہ مولوی محمد ابراہیم صاحب میری ملاقات کو غازی پور
تشریف لائے اور میری دعوت کر کے آ رہ لے گئے
میں اپنی جماعت کے ساتھ مولوی ابراہیم صاحب کے مکان پر گیا مولوی
صاحب کو مع ہم عقائد اہل حدیث کے اپنے ہمراہ لے کر ان کی مسجد میں
مختصر وعظ و اتفاق باہمی کا بیان کر کے مولوی صاحب کو جامع مسجد
میں لایا مولوی صاحب نے عمدہ عقائد و مضامین کے ساتھ وعظ
فرمایا اثنائے وعظ میں چودھری حاجی شجاعت علی صاحب رئیس آ رہ
نے کہا کہ ائمہ مجتہدین کا کچھ تذکرہ فرمائیے مولوی صاحب نے بڑے
زور شور سے تعریف ائمہ مجتہدین اور علمائے مقلدین کی بیان فرمائی
اور بعد ختم وعظ کے یوں دعا کی۔ اے اللہ مجھ کو ائمہ مجتہدین و محدثین
کی فرماں برداری میں زندہ رکھنا اور ان کی محبت میں مارنا اور قیامت
میں ان کے تابعداروں میں محشور کرنا۔ تمام حاضرین کو بڑی خوشی

ہوئی یہاں تک کہ ایک دوسرے سے ملے اور جوشِ محبت سے طہرین کے دلوں پر ایک عجیب رقت رہی۔ الحمد للہ کہ آدہ میں مصالحت کا رنگ خوب جم گیا عشار کی نماز ہوئی چونکہ میں مسافر تھا قصر کی وجہ سے حافظ عبدالرزاق صاحب پیش امام جامع مسجد کے نماز پڑھائی باخود ہاکی محبت اور باہمی صلح کا اثر تھا کہ ہم مذہب مولوی ابراہیم صاحب جو میرے بغل میں تھے نہ زور سے آمین کہی نہ رفع الیدین کیا اور جس نے آمین بالجہر کی بھی تو ایسی خفیف آواز سے کہ ان کے قریب کے دو چار آدمیوں نے سنی اس سے سب کو بڑی خوشی ہوئی اور نہایت خرمی کے ساتھ ایک دوسرے کو اپنا محبوب صادق سمجھنے لگا اور آپس میں خیال از یاد محبت کا ہو گیا۔

مگر غازی پور۔ بنارس۔ و دیگر بلاد میں ہنوز تصفیے کا عنوان کوئی قائم نہیں ہوا اس وجہ سے ہنوز کوئی غیر مقلد مقلدین کی مسجد میں نہیں آسکتا اور نہ کوئی مقلد غیر مقلدین کی مسجد میں جاسکتا۔ غازی پور میں فقیر نے خود حافظ عبداللہ صاحب سے (جو سرگرم وہ غیر مقلدین ہیں) کہا کہ صرف جس قدر مولوی ابراہیم صاحب نے جلسہ ندوۃ العلماء کے لکھنؤ میں بیان کیا ہے اور آپ نے بھی اس کو یہاں سنا ہے آپ بھی کہہ دیجئے اور مسجدوں میں ہم اندورفت رکھتے اور کسی ایک دوسرے کو منع نہ کیجئے مگر یہ حضرت راضی نہ ہوئے اور کہا کہ جس طور پر ہم مولوی ابراہیم نے کہا ہے میں ہرگز نہیں کہوں گا پھر کیونکر مصالحت ہوئی اور مولوی محمد سعید بنارسی سے بھی بنارس کے لوگوں نے کہا کہ جس طور پر مولوی ابراہیم صاحب نے اپنی صفائی کر لی آپ بھی ویسے ہی عقائد

کا اظہار کر دیجئے تو مسجدوں میں آئیے جائیے مگر انھوں نے بھی حافظ عبداللہ صاحب کی طرح سے نہ مانا بلکہ ان سے زیادہ شورش کی اور تمام لوگوں میں اپنے انکار کا اشتہار دیا اور مولوی ابراہیم صاحب کو سخت کلامی سے یاد کیا پس بنارس کے لوگوں نے بھی جواب دیا کہ آپ لوگ اگر پہلے عقائد پر جمے رہیں گے تو ہرگز مصالحت میں نہیں جاسکتے۔ چند نچہ غازی پور۔ بنارس۔ مرزا پور۔ وغیرہ وغیرہ میں نہ غیر مقلدین نے عقیدے کی صفائی ظاہر کی اور نہ صلح کی بات ہونے دی۔ خدا رحم فرمائے اور مسلمانوں کو باہمی اتفاق کی توفیق دے اور فتنہ و فساد کی باتوں سے بچائے۔ افسوس صد افسوس ہے ان مولویوں پر جن کے مزاج میں اصلاح اصلاً نہیں ہے بلکہ بھتی ہوئی آگ

کو مشتعل کرنا چاہتے ہیں اسے میرے خدا اتفاق و محبت امت محمدیہ کو عطا فرما آمین تم آمین۔
حقیر فقیر محمد امانت اللہ علی سندھ

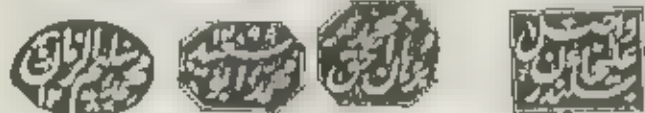


حامد اومصلیٰ وسلمنا حضرت مولانا شاہ امانت اللہ صاحب فاضل غازی پور کی مظلہ العالی کی اس تحریر پر پذیرے تو نالیان مذہب اور متعصبان مذہب کی دروغاوی و جید ہوئی اور نا انصافی و کید بانی کی ساری کلامی کھول دی بلکہ ان لوگوں کی صورت پر کدورت تنبیہ و انتہاء آ رہی میں دکھ دی یعنی ہم لوگوں کی صلح و راستی اور ان لوگوں کی نفسانیت و کج کوشی صاف صاف بلا احتساب بتا دی ہے

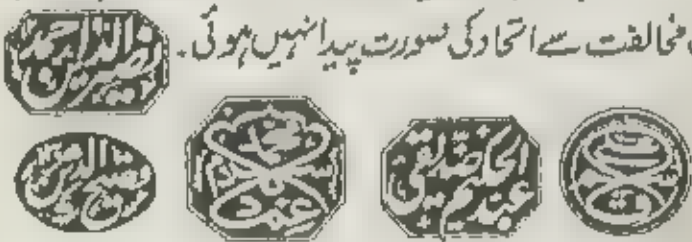
لانہ ہی اب کیا ہے قید کی آزادی بے قیدی مذہب میں ہے دین کی برادری کہتے ہو یہ سب کو اس سخت کلامی کی تم نے ہی بنا ڈالی اَلْوَمَرُ عَلَی الدَّوٰی



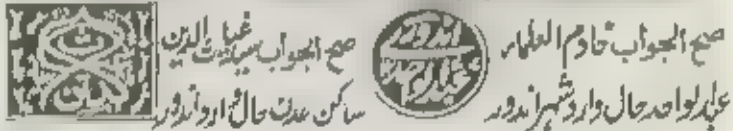
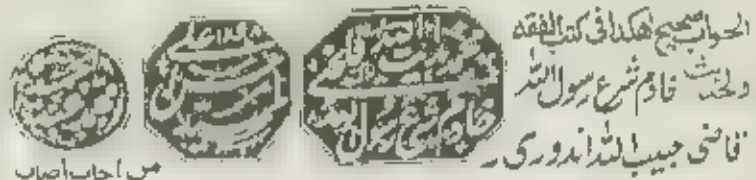
العبد الاداء ابو محمد سلامه الله
عمره الله وعقاه من اجاب لعدا صاب



من جاء بالحوار قد فاز فوزا عظيما من المحدث والكتاب
اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت مولانا شاہ امانت اللہ صاحب فصیحی
غازی پوری نے موافق نشانی اصل اسلام حسب مقاصد ندوۃ العلماء
کے آپس میں میل جول اور ایک دوسرے کے پیچھے بلا کراہت نہانہ
پڑھنے کے واسطے یہ سب کوشش کی تھی اور ان لاندہوں کے ظاہری
اقرار کی وجہ سے سب مقلدوں نے باور پلند علی رؤس الاشباہ وکبد با
تقد کہ اب ہمارے اور ان کے درمیان پوری صفائی ہو گئی اور کوئی بات
رکاوٹ کی باقی نہیں رہی اب ہم کو چاہئے کہ آپس میں مثل برادران حقیقی
کے اتحاد و محبت کا برتاؤ رکھیں مگر افسوس کہ بعض متعصب لاندہوں
کی مخالفت سے اتحاد کی صورت پیدا نہیں ہوئی۔



مواہیر و دستخط علمائے شہر اندور و چھاؤنی



صحیح الجواب حاکم العلماء
علیہ لواحد حال وار شہر اندور
فرقہ جدیدہ غیر مقلدین کے عقائد جو عجیب مصیب نے تحریر
کئے فی الواقع اہلسنت و جماعت و سلف صالحین کے خلاف ہیں اور یہ
فرقہ بدعتی مفسد مفارق الجماعت اور اہلسنت و جماعت سے خارج
ہے۔ اور مخالفت اور مجالست فرقہ مذکورہ کے ساتھ ہرگز جائز نہیں
ہے اور اپنی مسجدوں میں ان کو ہرگز آنے دینا نہیں چاہئے اور نماز
اس فرقہ مذکورہ کے پیچھے ہرگز ہرگز جائز نہیں ہے
واللہ سبحانہ اعلم وعلمہ اسم۔ الراقم خیر خواہ مسلمان



قد اطلعت علی هذا الجواب المستطوع بنام ماہیہ من الذکر
المستور فوجدتہ موافقا لکتاب والسنت والدلائل قد جاء الحق

وزہق الباطل اشكر الله على حسن توفيق المحيبي المصيب واسأله

ان يعطيه في الدارين اكمل النصيب

حريصا حافظا محمد اکرم فاضی

کمپ مؤ فقط



اعظما لله اجر من اجاب فانه قد لطق بالقول المصاب
واني مما يشهد به السنة والكتاب ويقبله اولوا الالباب غفقه ترايب
اودام اهل العلم اضعف عباد الله المنان محمد الممد عوا بعد
الرحمن نائب قاضی کمپ مؤ

ما قاله المحيبي المصيب حق سديد وبالحق المحض عقد جزاه



الذخير الخراء عنا وعن المسلمين آمن يارب العالمين

وياعجب دعاء السائلين في كل ان وحين سطره الراحي

غفران الله المستعان محمد فضل الرحمن قاضی دار الفقه ايجين

جو عقائد غير مقديرين کے انھیں کی کتب مقبرہ سے بيان کئے گئے۔

در حقيقت خلاف عقيدہ اہل سنت و جماعت میں ان کو مفسد دين جان

کران سے مخالفت نہ کریں۔ عاجز محمد عبد الرحمن اندوری



مواہیر مشاہیر علمائے دارالاسلام مصطفیٰ آباد عرف ام پو

بلاشبہ یہ فرقہ ضالہ (جس کے عقائد فاسدہ اور اعمال کا سدہ مخالفہ

فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت کے محيبي مصيب نے بحوالہ رساں
وقتا وائے باطلہ غیر مقلدین نقل کئے اور اکثر اس کے راقم الحروف کی



نظر سے بھی گذرے مبتدع ہے اور اس کے

حق میں یہی حکم ہے جو محيبي مصيب نے

تحریر کیا۔ واللہ سبحانہ الموفق

هذا هو الحق غدى هذا الحق لا يثبت الجواب صحيح من اجاب لقد اصا



ذلك كذلك هذا الجواب بالصواب ذلك الكتاب لا ريب فيه قد اصاب من اصا



یہ شخص امام اس گروہ غیر مقديرين کا سنی نہیں ہے۔ رافضی ہو تو

عجب نہیں یہ بیچارہ عامیوں کو اپنے ساتھ جہنم میں

لے جانا چاہتا ہے واللہ اعلم۔

کتبہ سید عبد الحق سابق متوطن کا پورا حال باشندہ رامپور

فی الواقع عقیدہ اس فرقہ جدیدہ و جماعت متدشہ کا ایسا ہی ہے

جیسا کہ محيبي مصيب نے ثابت کیا۔

من قال سوى ذلك فقد قال محالار

الجواب بالسنة والكتاب عابد حسن عفی عنہ من اجاب جاء بالحق والصوا



واقعی یہ قزوۃ باطلہ جس کے جواب میں علمائے
دین ہمارے جو کچھ تحریر فرماتے ہیں درست ہے۔
حرمۃ الراحمی الی رحمۃ اللہ محمد کریم اللہ
الجواب صحیح الجواب ہما الصواب

الحبيب الحبيب

الجواب هم الصواب

المجواب صحیح



جوادیت و تقوا و شهادت علی
 محمد و ائمه و حضرت مولانا ساجدی

محمد بن ابراهيم بن محمد بن عبد الله بن الحسين



مہرِ تلمیذ حضرت
مولانا مولوی

محمد ارشاد حسین
سلیمہ بٹلمشرقیں

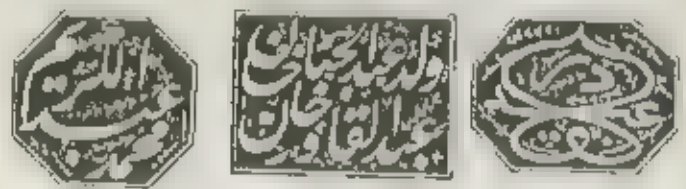
اصحاب میں اجاب

١ الجواب صحيح والمخييط مخطئ

ان هذا الجواب صحيح



هوالموفق هوالمستعان هو الرحمن الرحيم
 ان هذا الجواب موافق في الحقيقة به جواب لاشك ان هذا الجواب
 السنة والكتاب كتبه بصواب معين تقلد من صحيح والمجيب مصيب
 العبد الذنب محمد ارحم الراحمين فقط حصره الاثيم محمد
 عبد القادر محمد عبد القادر خان عبد الكريم



دارالعلوم المجديہ اہلسنت ارشد العلوم اوجھا گنج ضلع بستی یونی

نوںہا لان قوم و ملت کی تعلیم و تربیت
 دور

اسلام و سنت و مسلک اعلیٰ حضرت کی نشر و اشاعت میں سرگرم عمل

وجوب تقلید شخصی کے ثبوت میں مکہ مکرمہ کے مفتیان ارام کا فتویٰ

السؤال - ما قولكم دامت فضلكم في ان
 انما هي هي بحسب عيني في رمانا هذا التقليد
 من المجتهدين الاربعه اولاد ان قد هو شد
 من اعلمه وعلى تقيد وجوب تقليد حذر
 من يجوز التقليد انما هي بان يقلد احد
 واحد منهم بالتعيين في جميع
 الفروع ام لا ؟
 الجواب - الحمد لله وحده ومن بعد
 الكون استمد التوفيق والعود الى بحسب
 على مقداري لم يبلغ درجۃ الاحتماد
 في رمانا هذا التقليد واحد منهم و
 ان التقليد انما هي حاكم من مستحسن
 بل لا زرع على القول المشهور عند الحنفية
 والشافعية .
 اما لا اؤيد فذل ان التقليد بغير هؤلاء
 الاربعه من المجتهدين وان كان حائزا
 عقلا وشرعا تقيد هم لك لم لم
 يثبت قدوين مذهب ذلک الخیر
 وصور فواعدة واستقرار احكامہ
 وتحریر تلك الاحكام فروع غاكت ثبت
 لمذهب هؤلاء الاربعه بحسب عيني
 المقلد تقيد واحد منهم لان مذاہبهم

سوال . کیا فرماتے ہیں علمائے مکہ مکرمہ میں
 باب میں کہ جہان سے نہیں ملے گی کو چار اماموں
 میں سے کسی ایک کی تقلید واجب نہ یا عاموں میں
 سے جس کی چاہئے تقید کرے در صورت کہ
 ایک امام کی تقلید واجب ٹھہری تو کیا تقلید شخصی
 یعنی ایک ہی امام کی یہ وی سب فروع میں جائز ہے
 یا نہیں ؟ بیسوا تو حروا
 جواب . ساری حمد و ثناء کے لئے کہ کیسے ناگ
 ہے جہان کے مددگار سے توفیق و مدد کا خوشخبر
 ہو۔ بیشک جہان سے نہیں ملے گی کو چار اماموں
 میں سے کسی ایک کی تقلید واجب ہے بل پرچہ در
 اجتہاد کو نہ ہو چکے اور تحقیق تقلید شخصی جائز
 در پسندیدہ ہے بلکہ ضعیف و در شاہیوں
 کے نزدیک لازم ہے۔
 پہلی بات یعنی اگرچہ میں سے ایک امام کی
 تقلید کے وجوب کی دلیل یہ ہے کہ ہر چند ان چار
 اماموں کے سوا کسی دوسرے محدث کی تقلید بھی
 عقلا و شرعا جائز ہے مگر چونکہ ان چار اماموں کے
 علاوہ کسی کے مذہب کی تدوین و قواعد کا ضبط
 حکموں کا استقرار اور سب فروع کا تحریر میں یہ
 نہیں آئی اس لئے چاروں اماموں میں سے
 ایک کی تقلید کی تقید واجب ہے کیونکہ ان کے مذاہب

قد دوت وقواعدہا قد ضبطت
واحکام تملک القواعد قد مستقرت
وتبعہم قد حرسوا وغایات
بتعن من بعیت کا یوجد حکم الا
وهو منصوص ما اجبالا واما تفصیلا
قل المحقق ابن ہمام فی آخر
تکلیف تجزیلا صور نقل امام
لحررین اجماع المحققین علی منع
العوام من تقلید اعیان الصعابة بل
یقرون من بعدہم الذین تداروا
ووضعوا ودولوا وعلی هذا
ذکر بعض المتأخرین من منع تقلید
غیر الاربعة لانضباط مسائلہم
وتقلیدہا ونخصیص عمومہا
ولم یذکر مثله فی غیرہم
لا یقراض ائبا عہم وهو صحیح
انتمہی۔

وقال المحقق ابن نجیم فی ذیل القاعد
الاولی من النفی الاول من الاشباہا فلا
عن التحول والاجماع قد انعقد علی
عدم العمل بہم مذہب مخالف للائمة
الاربعة انتہی۔ وقال الطحطاوی فی
حاشیہ علی کتاب الدیبا علی قال
بعض المفسرین فلیکمل ما معشہ المسلمین
انتاع حوقہ الرجیة المسماة باہل الستہ

نہوں مدون ہو گئے ہیں وقاعدہ مضبوط در
احکام مقرر ہیں۔ اور ان کے متبعین بھی مسائل
محمدیہ سے لکھے ہیں یہاں تک ہر جزئی نحوہ
اجمع الا ہو نحوہ تفصیلا مخصوص
ہے۔

محقق امام ابن ہمام نے کہ بہ تحریر اصول
کے مکمل میں امام اہل بیت نے نقل کیا ہے کہ تحقیق
کا اس بات پر اجماع ہے کہ عام مسلمان صحابہ کبار
کی تقلید سے منع کے جائز بلکہ قید و حدود کی
کری تہہ سے کام لے لے تعدد سے وضع کے
اور مذہب مدون کے در اسی میں دہرے بعض
متأخرین نے چار ائمہوں کے سو کسی و کی تقلید
کو منع فرمایا ہے اس لئے کہ انہیں چار مذہبوں
میں ضبط، تقلید اور تخصیص موجود ہے چنانچہ
ایسے اشخاص کسی مذہب میں نہیں ہے کیوں کہ ان
کا تاج کوئی نہیں رہہ در یہ تصریح تخریر کی
صحیح ہے منقول۔

اور محقق ابن نجیم مصری نے بھی اشیاء
کے پہلے فن کے پہلے قاعدہ سے میں تحریر سے نقل
کیا ہے کہ ان چار مذہبوں کے مخالف پر عمل کرنے
میں جماعی مخالفت ہے انتہی۔ اور علامہ
سید احمد محططاوی نے حاشیہ در مختار کے کہ
الذبا علی میں بعض مفسرین سے نقل کیا ہے کہ
سب مسلمانوں پر فرقہ ناجیہ ہلست کا تباطل
لازم ہے۔ اس سے کہ قرآن کے تعالیٰ کی نصرت

والجماعة فان نصرة الله وحفظه و
توفيقه فی موفقتهم ووجد لانہ
وسخطہ ومقتدہ فی مخالفتہم وغلہ
الطائفة الاناجیة قد اجتمعت الیوم
ثم ذهب لاربعة ہم یحییون ولہم لکون
وانت فعیون والحسب من کان حرجا
ہذا الذہب لاربعة یون اہل الذہب والاربعی
وقل محقق ابن ہمام علی دفع امین
شرح الاربعین ولا یمکن انوی اہل الذہب فقال
بعض ائمہ لا یجوز تقلید غیر الاربعہ
الاربعة الذہبی والاربعہ والاربعہ واحد
بن حبل رسول الذہب غیرہم لا یجوز
عرفت قواعد مذہبہم وسعرت
احکامہم وکثرتا بعوہم وحرر وہ
فرغا فرغا وحکمنا وحکمنا فلا یوجد حکم
الا وهو منصوص لہم اجبالا و
تفصیلا بخلاف غیرہم فان مذاہبہم
مختلرہ ومذہبوں ولا یعرون بہ
قواعد مستخرج احکامہا فلیہم تقلید
فیما حفظ عنہم لاندہ قد یکون مشرعا
بشرط اخری وکفوہ فی فہم من
قواعدہم فقلت الثقة بما یحفظ عنہم
من قیود او شروط فلم یجد
التفصیل فی فہم من فہم
ان الذہبی علیہم فی ما

س کی حفاظت اور اس کی توفیق اہلست کی
موفقت میں ہے در غصہ و مذہب ان
ورسوی سنت کی نعت میں ہے در
یہ فرقہ ناجیہ کی مدیون میں مختصر ہے بن
حسب ما کنی ترقی اور منہی در مختصر
چار مذہبوں سے نہ رکتے وہ مدعی و ذہبی
ہے سنت۔
در محقق پر تحریر کی فتح میں جو امام
نویں کی رعیت کی شرح ہے کہ ہے۔ لیکن ہا
زمانے میں تو کہ ہے بعض مذہبوں سے فرمایا
ہے کہ چار مذہبوں میں امامت فی امامت
امام ابو حنیفہ اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم
کے علاوہ کسی دوسرے کی تقلید جائز نہیں اس
لئے کہ کہہ رہے کہ مذہب کے قاعدہ بنے ہوئے
اور حکام مقرر ہیں اور ان کے متبعین سے ہر
ضرر اور ہرجاسم کو لکھ دیا ہے کوئی حکم غیر منصوص
نہیں جوہ حاشیہ تفصیلا بر خلاف دوسرے
مذہبوں کے کہ وہ سے سرت اور مدون ہیں
ان کے قواعد مشہور ہیں بن سے حکام ان کے
جائز تو میں ان کے خطوط احکام میں بھی تقلید
کار نہ ہوتی کیوں کہ کبھی کوئی ت کسی سے
شرط سے مشروط ہے جو ان کے قواعد سے ہوتا
ہے ہی ضرر نہ کہ در میں پس نبود و شرعا
محفوظ کا بھی اعتبار نہ ہو گیا تو ان کی تقلید
کار نہ ہوتی تھے لہذا منقول سے

هذا التقليد واحد من المجتهدين
الاربعة رضوان الله عليهم
اجمعين وليس له ان يقلد غيره
واما الثاني فلانه اقرب الى
الضبط وابعده عن الخط وفي تركه
خوف تلاعب متلاعب بمذاهب
المجتهدين ولزوم مفسد يتعسر
اصلاحها على المصلحين فلهذا
اجتهد الفحول من علماء اهل السنة
والجماعة سلفا وخلفا في تحرير
مذهب من قلده وما خلطوا
ذلك المذاهب بمذاهب غيره
واختار المحققون منهم
اتباع المقلد لمذهب
امامه في كل
تفصيل.

وقال الامام الخراساني في بحث
اركان الامر بالمعروف والنهي عن
المعكر على كل مقلد اتباع مقتدة
في كل تفصيل فاذا اختلف المقلد
متفق على كونه منكزا بين المحصلين
انتهى وقال القسستاني في شرح مختصر
الوقاية قبيل كتاب الاشارة واعلم ان من
جعل الحق متعددا كالعنزلة اثبت للعامة

ظاهريه كجوارس نعماني في عوام يعني
مجتهدين من كم رتبة كالمسلمين بر واجب
بما كالمسلمين رتبة كالمسلمين بر واجب
كرب. ان كالمسلمين رتبة كالمسلمين بر واجب
دوسري بات يعني تقليد شخصي كاجواز
اور لزوم كالمسلمين رتبة كالمسلمين بر واجب
خط سے بہت دور ہے اور اس کے ترک میں
مجتہدین کے مذہبوں سے بڑا لب کاغون ہے۔
فیر تقلید شخصی کے ترک میں ایسے فساد لازم آئے
ہیں جن کی اصلاح کسی اصلاح کرنے والے سے
ناممکن ہے۔ اسی واسطے بڑے بڑے نامی
گرائی علمائے اہلسنت نے خواہ متقدمین میں سے
تھے یا متاخرین سے اپنے امام کے مذہب کے
لکھنے میں ایسی کوشش کی کہ وہ دوسرے مذہب
سے خلط نہ ہو۔ اور محققین نے یہی اختیار کیا
ہے کہ مقلد کو ہر معاملے میں اپنے امام ہی کی
تقلید کرنی چاہیے۔

الخيار في الاخذ من كل مذهب ما يهوا
ومن جعل الحق واحدا كعلمائنا
الزمر للعامة اماما واحدا كالمسلمين
فلواخذ من كل مذهب ما يهوا صار فاسقا
نما كالمسلمين شرح الطحاوي انتهى
وقال الامام الشعراي في الميزان
اعا من لم يصل الى شهود عين الشريعة
الاوقى وجب عليه التقليد بمذهب
واحد خوفا من الوقوع في الضلال
وعليه عمل الناس اليوم انتهى۔ و
شاہ ولی احمد محدث دہلوی نے عقد المجید میں
لکھا ہے کہ نقباء نزدیک اسی کو ترجیح ہے کہ
مذہب کے مقلد کو اپنے مذہب کی مخالفت جائز نہیں
انتہی۔

اور جس نے کہا کہ مطلق تقلید یا تقلید شخصی
بدعت اور گمراہی ہے تو وہ خود بدعتی اور گمراہ ہے۔
اور اس کے قول پر لازم آیا کہ امت مرحومہ کا سوا
ان گمراہی پر ہے۔ اور لاکھوں مقلد مسلمان
جن میں بے شمار علماء عظام اولیائے کرام،
اور صلحائے فحام داخل ہیں۔ اور جن کی عظمت
شان، جلالت برہان، صلاح و تقویٰ اور
صلابت دینی پر جمہور اہلسنت و جماعت
متفق اکثر شاہد ہیں۔ وہ سب کے سب اپنی
اور گمراہ تھے اور بدعت و گمراہی پر مرمے۔
پناہ بخدا پھر پناہ بخدا اللہ تعالیٰ قول و قائلین سے۔

اور جس نے اہلسنت کے طور پر حق ایک ہی مقرر
کیا اس نے ایک ہی امام کی پیروی کو لازم ٹھہرایا
جیسا کاشف میں لکھا ہے۔ لہذا جس نے ہر مذہب
سے اپنے مطالب کے موافق لے لیا وہ پورے طور پر
فاسق ہو گیا جیسا کہ شرح طحاوی میں ہے۔
اور امام شعراوی نے میزان میں لکھا ہے کہ
جو شخص عین شریعت اقلی کے شہود تک پہنچ رہا ہے
اجتہاد تک نہیں پہنچا اس پر ایک ہی مذہب
کی تقلید واجب ہے تاکہ گمراہ نہ ہو اور اسی وجہ
تقلید شخصی پر مسلمانوں کا عمل ہے انتہی اور
شاہ ولی احمد محدث دہلوی نے عقد المجید میں
لکھا ہے کہ نقباء نزدیک اسی کو ترجیح ہے کہ
مذہب کے مقلد کو اپنے مذہب کی مخالفت جائز نہیں
انتہی۔

ضالین و ما تو اعلى البدعة والضلالة
حاشا ثم حاشا ان يكونوا اهل

وقد قال النبي صلى الله تعالى عليه
وسلم ان الله لا يجمع امتي اوقال
امة محمد على ضلالة ويد الله
على الجماعة من شذ شذ
في الناس رواه الترمذي وقال
اتبوا السواد الاعظم فانه
من شذ شذ في الناس بل هذه
الشذ مة القليلة يخاف عليهم
ان يكونوا مطامع الشيطان و
ان يخلعوا برقة الاسلام
عن ائمتهم

قال النبي صلى الله تعالى عليه
عليه وسلم ان الشيطان ذئب
الانسان كذئب الغنم يلخذ
الشاذة والقاصية والناحية
واياكم والشعاب وعليكم
بالجماعة والعامة رواه
احمد وقال من فارق
الجماعة شبرا فقد خلع
برقة الاسلام عن عنقه رواه
احمد والبوداؤد

والعجب من هؤلاء الجهلة
منهم يدعون الناس الى تقليد

حالانك بیشک وہ لوگ ایسے نہ تھے جیسا کہ
یہ لوگ ان پر گمان کرتے ہیں۔

اس لئے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ میری امت کو
گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔ اور خدا سے تعالیٰ
کا دست قدرت جماعت پر ہے جو جماعت سے
نکلادہ آگ میں جا پڑا۔ روایت کیا سکوثر مدنی
اور ارشاد فرمایا کہ تم سواد اعظم کی پیروی کرو۔
بیشک جو ان سے نکلادہ آگ میں جا پڑا۔
لہذا لاکھوں خواص و عام اہل اسلام فقہین
مذہب گمراہ نہیں ہیں بلکہ یہ چند شخص مسکین تقلید
جن پر سخت خوف ہے کہ شیطان کے منظور اسلام
کا قلاوہ اپنی گردنوں سے اتار دیں۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا ہے کہ شیطان آدمی کا بھیڑیا ہے جیسا کہ
بحریوں کا بھیڑیا اگیلی اور کنارے رہنے والی
کو پکڑ لیتا ہے۔ اختلاف سے بچو اور جماعت
وجہور سے مل جاؤ۔ روایت کیا اس حدیث کو
امام احمد نے۔ اور حضور سید عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اسلام
کی جماعت سے بالشت بھر نکلا تو بیشک اس
نے اسلام کا قلاوہ اپنی گردن سے نکال دیا۔
روایت کیا اس کو امام احمد اور ابوداؤد نے۔

تعجب ہے ان جاہلوں سے جو لوگوں کو اپنی
تقلید کی طرف بلاتے ہیں اور انہیں مجتہدین کی

ویدعون الناس عن تقليد الاثمة المجتهدین
الذين انعقد الاجماع علی کمال علمهم وقيام
دورهم وقوة اجتهادهم في استنباط المسائل و
غاية سعيهم في اموال الدين وفقنا

الله وایاھم
للصواب والله اعلم
وعلمہ اتمہ امور قیمہ
خادم الشریعۃ عبد الحق
بن عبد الله سراج الحنفی مفتی
مکۃ المکرمۃ کان اللہ لہم



تقلید سے ہٹاتے ہیں جن کے کمال علم و
دیانت اور پرہیزگاری و اجتہاد پر سب
کا اجماع ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور
ان کو نیک توفیق دے۔

اور خدا سے تعالیٰ بہتر
جانتا ہے۔ یہ جواب کھولا
عبد الرحمن بن عبد الله
سراج مکہ مکرمہ کے
مفتی نے۔ اللہ تعالیٰ ان
کی مسدد فرمائے۔

حامدا ومصليا مسلما
ونقد اجاد مولانا
مفتی الاسلام دام مجدا
فی ما افاد۔

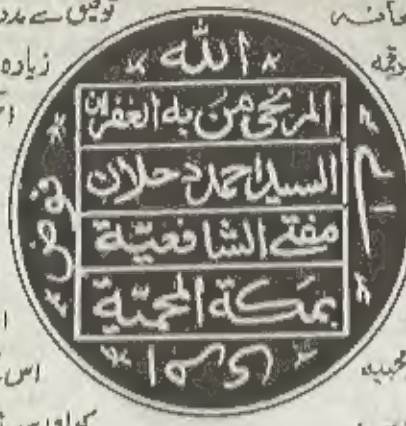


مولانا مفتی اسلام نے
بہت عمدہ جواب کا افادہ
فرمایا ہے۔ ان کی بزرگی ہمیشہ
رہے۔

الحمد لله وحده وصلى الله تعالى وسل
على من لا نبي بعده۔ قد طلعت على ما
حرره مفتي الانام ببلد الله الحرام من
الجواب عن السؤال عن وجوب التقليد
لواحد من الائمة الاربع من غير تقييد
فوجدته جوابا مضمنا بمطابقا لما هو
في المذاهب منصوص عليه فيجب
الرجوع عند الاختلاف اليه وفيه كفاية
ومقتنع لمن كان يموثق من التوفيق

خدا سے یکتا کو سب حمد ہے اور اللہ
تعالیٰ کا درود و سلام ان پر جن کے بعد کوئی
نبی نہیں۔ میں نے مکر شریف کے مفتی اسلام کے جواب
کا مطالعہ کیا جو ائمہ اربعہ سے ایک امام کی
تقلید کے سوال پر تحریر فرمایا ہے۔ تو میں
نے اس کو صحیح جواب مذاہب حقہ کے
مطابق پایا۔ اختلاف کی حالت میں اس تحریر
کی طرف رجوع واجب ہے۔ اور اس
میں اس کے لئے کفایت و قناعت ہے جس

وَمَسْمُوعٌ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ
وَتَعَالَى عِلْمُهُ - اَمْرٌ بَرُّهُ
الْمَرْحُومُ مِنْ سَرِيحِ
الْغُفْوَانِ اَحْمَدُ
بْنُ زَيْنِ دَحْلَانَ
مُفْتًى الشَّافِعِيَّةِ بِمَكَّةَ
الْمُحْيِيَّةِ غُفْرَانَ اللَّهِ لَهُ
وَلِوَالِدَيْهِ وَمُسَاهِدَتُهُ وَمُحِبِّهِ
وَجَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ -



توفيق سے مدد ملی اور خدا کے تعالیٰ
زیادہ جاننے والا ہے اے
احمد بن زین دحلان کی
شافعیوں کے مفتی
نے لکھوایا۔
اللہ تعالیٰ اس کو
اور اس والدین کو اور
اس کے مشائخ و دوستوں
کو اور سب مسلمانوں کو بخشے۔

المحمد لله وحده وصلى الله تعالى على من
لا نبي بعده لا ريب في ذلك علما اما بعد فقد اطلعت
على هذا السؤال وهاحرر مولانا مفتي مكة
المشرفة في الحال في خصوص التقليد لواء احد
من الائمة الاربعة هو عين الصواب الموافق
لنصوص المذهب بلا شك ولا ارباب وحيث
انه جواب صحيح مطابق للسنة السليمة
والشريعة النبوية فيجب ان يكون
المعول عليه والمراجع عند الاشتتال
اليه والله الموفق للصواب - واليه
المرجع والتمآب والله اعلم

خدا کے پکارتے سے ساری حمد و ثنا ہے۔
اور خدا کا درود ہوا ان پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں
اے اللہ! محمد کو زیادہ علم دے۔ اما بعد
میں مطلع ہوا سوال اور مفتی مکہ معظمہ کے اس
جواب پر جو تقلید شخص کے ثبوت میں لکھا گیا
ہے۔ یہ عین جواب اور بیشک مذہب کی
تصریحات کے موافق ہے۔ اور جو کہ یہ صحیح
جواب شریعت اسلام کے موافق ہے۔
تو اسی پر اعتبار کا دار و مدار ہے اور اشتباہ
کے وقت اس کی طرف رجوع لازم ہے۔
اللہ تعالیٰ موفّق سوئے اور اسی کی طرف ترجیح و تہنیت

لخدم الشريعة
ببذل الله المحمدي
ابوبكر محمد بن
محمد بن يسوي



ابوبكر محمد بن
محمد بن يسوي
ابوبكر محمد بن
محمد بن يسوي



الجواب صواب
علي بن محمد
بن حميد مفتي
الحجاز بمكة المحمية

اس کی مدد کرے۔

اسلامی اخلاق و آداب

ماخوذ اسلام کی پہلی کتاب از حضرت مولانا غلام مشتاد بھیرمی رحمۃ اللہ علیہ

- جو کام شروع کر دے پہلے بسم اللہ پڑھو۔
- جو کام شروع کرو اس کے انجام کو خوب سوچ لو تاکہ آخر میں کوئی پریشانی نہ ہو۔
- ہجوم خلق اور آمدرفت آدمیوں سے نگھراؤ اور ترش روست ہو۔
- اپنے رُتبے، عزت اور بزرگی پر غور ہرگز نہ کرنا چاہیے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ اور ہر کمال کو زوال ہے۔
- نماز اور کھانے کا وقت برابر ہو تو پہلے کھانا کھاؤ۔ اگر ٹھیک غالب ہو تو نماز کو مقدم سمجھو۔
- کھانا کھانے کے وقت لقمہ چھوٹا ہو خوب چبا کر نگھو۔ جب تک پہلا لقمہ نچل نہ لو دوسرے لقمے پر ہاتھ نہ بڑھاؤ۔
- روٹی پر ہڈی وغیرہ نہ رکھو، جس چیز کے ساتھ روٹی کھاتے ہو اس کی روٹی پر رکھنا منع ہے۔
- طعام کے اندر چھو نکھیں نہ مارو بلکہ ٹھنڈا کر کے کھاؤ۔
- نیک لوگوں کی آبرورک اپنی زبان سے نکڑے مت کرو تاکہ دوزخ کے گتے تمہارے بدن کو کڑے نہ کریں۔
- جو کوئی خدا کی نعمت کی قدر نہیں کرتا وہ نعمت اس سے چھین لی جاتی ہے۔
- آنکھ کی حفاظت کرنا لازم ہے کیونکہ وہ سب نعمتوں اور نعمتوں کا سبب ہے۔
- نظر کو بے فائدہ چیزوں سے روکنا عبادت کی لذت و حلاوت اور دل کی صفائی پیدا کرتا ہے۔
- اصل یہ ہے کہ اپنے عضووں کا دھیان کرو کہ ہر ایک کو کس لیے پیدا کیا ہے! اسی کام کے لیے اس کو برتو۔